اردو زبانِ اوّل کلاس نوٹس برائے دسویں جماعت

FIRST LANGUAGE URDU CLASS NOTES

Class 10th

By: *Mohamed Habeeb Ur Rahaman H*

Glance Check By: *Amir Hussain*

نوبہارِ ادب

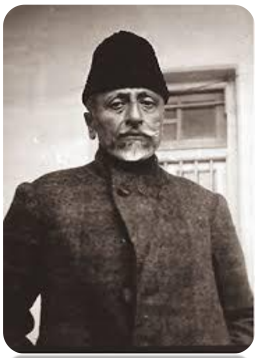

Mobile: 9844408825

Email: habeebkbc@gmail.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	تخلیق کار	صفحہ نمبر
1	حمد	ڈاکٹر صغریٰ عالم	03
2	حجۃ الوداع	سید سلیمان ندوی	04
3	نعت	ماہرؔ القادری	06
4	بدایوں کے شام وسحر	اداؔ جعفری	08
5	آمدِ بہار	شوقؔ قدوائی	10
6	جواہر لال نہرو کی اردو دوستی	محمد رفیع انصاری	11
7	رشوت	جوشؔ ملیح آبادی	14
8	قولِ فیصل	مولانا ابوالکلام آزادؔ	15
9	غزلیں (حصّہ الف)	حسن شوقیؔ، غالبؔ، اصغرؔ گونڈوی	17
10	جگنو	فراقؔ گورکھپوری	20
11	درشتی	زہرہ جمال	21
12	مرثیہ	میر انیسؔ	24
13	سویرے جو کل آنکھ میری کھلی	پطرس بخاری	25
14	سرحدوں کا جال	سلیمان خمارؔ	27
15	زعفران	نصابی کمیٹی	28
16	مچھر کا الٹی میٹم	دلاور فگارؔ	29
17	طوطیِ ہند۔۔امیر خسرو	نصابی کمیٹی	30
18	غزلیں (حصّہ ب)	اقبالؔ، مجازؔ، حمید الماسؔ، خلیلؔ مامون	32
19	رباعیات	شادؔ عظیم آبادی، تلوکؔ چند محروم، بیکلؔ اتساہی، اعجازؔ احسنی	37
20	قواعد (درسی کتاب سے ماخوذ)		38
21	مضمون نویسی		41
22	خطوط نویسی		43

سبق(1) حمد (ڈاکٹر صغریٰ عالم)

(الف) ایک جملے میں جوابات لکھیے۔

1. اللہ تعالی کی کس صدا سے دنیا وجود میں آئی؟

جواب:- اللہ تعالی کی صدائے کن سے دنیا وجود میں آئی۔

2. شاعرہ کسی اور در سے اجالا کیوں نہیں مانگنا چاہتی ہیں؟

جواب:- اجالا اور اندھیرا دونوں اللہ کے اختیار میں ہے۔اس لئے شاعرہ کسی اور در سے نہیں مانگنا چاہیے۔

3. نمازِ عشق کے نصاب کا کیا مطلب ہے؟

جواب:- نمازِ عشق سے مراد عشق میں ڈوب کر کرنے والی عبادت ہے۔

4. دمِ وداع شاعرہ کس سے بخشش کی طلب گار ہے؟

جواب:- دمِ وداع شاعرہ اللہ سے بخشش کی طلب گار ہے۔

5. حمد کے چوتھے شعر میں اللہ کے کس نام کا ذکر ہے؟

جواب:- چوتھے شعر میں اللہ کے غفور الرحیم کے نام کا ذکر ہے۔

(ب) درج ذیل اشعار کا مطلب لکھیے.

6. صنم تیرے ہیں خدا ناشناس بھی تیرے
نمازِ عشق کا ہر اک نصاب تیرا ہے

جواب:- اس شعر میں شاعرہ صغریٰ عالم کہ رہی ہیں کہ بتوں کو پوجنے والے اور تیرے منکر بھی تیرے بندے ہیں۔خلوص و محبت والی نماز کا طریقہ بھی تیرا عطا کردہ ہے۔

7. رضا تیری ہے غفور الرحیم بھی تو ہے
غضب و قہر بھی تیرا ثواب تیرا ہے۔

جواب:- اس شعر میں شاعرہ صغریٰ عالم اللہ تعالی سے مخاطب ہیں۔اے اللہ تو اپنی مرضی کا مالک ہے تو ہی معاف اور رحم کرنے والا ہے۔تو جب غضب ناک ہوتا ہے تو عذاب بھی نازل کر دیتا ہے اور تو ہی انعام و اکرام سے نوازتا بھی ہے۔

(ج) درج ذیل الفاظ کے اضداد لکھیے۔

ابد × ازل	عیاں × نہاں	خداشناس × خداناشناس	اجالا × اندھیرا
شب × روز	صغریٰ × کبریٰ	قہر × رحم	دن × رات

سبق (2) حجۃ الوداع (سید سلیمان ندوی)

(الف) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے۔

1. کس مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے خطاب فرمایا؟

جواب:- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے میدان عرفات میں خطاب فرمایا۔

2. حضرت محمدؐ نے کس ناقہ پر سوار ہو کر حج ادا کیا؟

جواب:- حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قصواء نامی ناقہ پر سوار ہو کر حج ادا کیا۔

3. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس تاریخ کو حج کے لئے روانہ ہوئے؟

جواب:- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی القعدہ کی 26 تاریخ کو حج کے لئے روانہ ہوئے۔

4. حجۃ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب:- حجۃ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد تقریباً ایک لاکھ تھی۔

5. مزدلفہ میں قیام کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کون کونسی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں؟

جواب:- مزدلفہ میں قیام کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔

6. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ "عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو تمہارا حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا تم پر ہے"۔

7. خطبہ حجۃ الوداع کے بعد کس صحابی نے اذان دی؟

جواب:- خطبہ حجۃ الوداع کے بعد حضرت بلالؓ نے اذان دی۔

(ب) درج ذیل سوالات کے جوابات دو یا تین جملوں میں لکھیے۔

8. نویں ذی الحجہ کو عازمین حج نے کیا کیا؟

جواب:- نویں ذی الحجہ کو صبح کی نماز پڑھ کر 'منیٰ' سے روانہ ہوئے۔ عازمین حج عرفات پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔ خطبے کے بعد سب نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھ کر دعا میں مصروف ہوئے اور بعد میں مغرب کی نماز پڑھ کر مزدلفہ روانہ ہوئے۔

9. غلام اور خدام کے حسنِ سلوک کے بارے میں آپؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:- "اپنے غلاموں کے حق میں انصاف کرو جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاؤ۔ اور جو خود پہنو وہ ان کو پہناؤ۔

10. امراء اور حکام کی فرمانبرداری کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟

جواب:- امراء اور حکام کی فرمانبرداری کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "اگر تم پر ایک کالا نکٹا غلام بھی سردار بنا دیا جائے جو تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کا کہا ماننا۔

11. ایام جاہلیت کے رسم ورواج کے تعلق سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:- جاہلیت کے سارے دستور اور رسم ورواج میرے دونوں پاؤں کے نیچے۔ جاہلیت کے سارے خون کے بدلے ختم کر دیے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا انتقامی خون کا بدلہ لینے کا حق چھوڑ تا ہوں جاہلیت کے سود مٹاتا ہوں"۔

(ح) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیے۔

12. حجۃ الوداع کے موقع پر دیے گئے خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن معاشرت سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:- حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن معاشرت کو بنانے کے متعلق یہ ارشاد فرمایا۔

- ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔
- کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی بڑائی نہیں۔
- عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو تمہارا حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا تم پر ہے۔
- اپنے غلاموں کے حق میں انصاف کرو۔ جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاؤ ہو اور جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔
- جاہلیت کے سارے دستور اور رسم ورواج میرے دونوں پاؤں کے نیچے جاہلیت کے سارے خون کا بدلہ ختم کر دیئے گئے۔
- اگر تم پر یہ کالا نکٹا غلام بھی سردار بنا دیا جائے جو تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کا کہا ماننا۔ اپنے پروردگار کی پرستش کرنا پانچوں وقت کی نمازیں پڑھنا رمضان کے روزے رکھنا اور میرے حکموں کو ماننا۔ اپنے پروردگار کے جنت میں داخل ہو گے۔

13. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کی تیاریاں کس طرح کیں؟

جواب:- ذیقعدہ کی 26 تاریخ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا اور چادر تہبند باندھی ظہر کی نماز کے بعد مدینے سے باہر نکلے مدینہ سے چھ میل پر "ذوالحلیفہ" کے مقام پر رات گزاری اور دوسرے دن دوبارہ غسل فرما کر دو رکعت نماز ادا کی اور احرام باندھ کر قصواء نامی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ منزل بہ منزل آپ کے بڑھتے چلے یہاں تک کہ ذی الحجہ کی پانچویں تاریخ کو مکے میں داخل ہوئے کعبہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم میں کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی۔

(د) مندرجہ ذیل جملوں کی بحوالہ متن وضاحت کیجیے۔

14. "ہم کہیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا"۔

جواب:- یہ جملہ سبق حجۃ الوداع سے لیا گیا ہے جس کے مصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر جب صحابہؓ سے مخاطب ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ اس دوران آپؐ نے پوچھا "تم سے خدا کے ہاں میری نسبت پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے"؟ اس وقت ایک لاکھ زبانوں نے ایک ساتھ یہ عبارت کہکر گواہی دی۔

15. "اے خدا تو گواہ رہ"۔

جواب:- یہ جملہ سبق حجۃ الوداع سے لیا گیا ہے جس کے مصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔

حجۃ الوداع کے خطبہ کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجموعے سے پوچھا "تم سے خدا کے ہاں میری نسبت پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے"۔ اس وقت ایک لاکھ زبانوں ایک ساتھ گواہی دی "ہم کہیں گے کہ آپ علیہ السلام نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا"۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا "اے خدا گواہ رہ"۔

16. "کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی بڑائی نہیں".

جواب:- یہ جملہ سبق حجۃ الوداع سے لیا گیا ہے جس کے مصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔

حجۃ الوداع کے خطبہ کے دوران عرفات کے میدان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت وبھائی چارگی کے متعلق بتاتے ہوئے۔ یہ جملہ کہا۔

17. "لوگو! امن وسکون کے ساتھ، لوگو! امن وسکون کے ساتھ".

جواب:- یہ جملہ سبق حجۃ الوداع سے لیا گیا ہے جس کے مصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔

غروب آفتاب کے بعد میدان عرفات سے مزدلفہ عازمین حج طرف بڑھنے لگے۔ تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھتے جاتے تھے اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے یہ جملہ فرماتے تھے۔

18. "جو یہاں موجود ہے وہ اس پیغام کو اس تک پہنچادے جو یہاں نہیں".

جواب:- یہ جملہ سبق حجۃ الوداع سے لیا گیا ہے جس کے مصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر منٰی کے میدان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ سے مخاطب ہو کر گواہی لینے کے بعد ارشاد فرمایا۔

"جو یہاں موجود ہیں وہ اس پیغام کو اس تک پہنچادے جو یہاں نہیں ہے۔

سبق (3) نعت (ماہر القادری)

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کی ایک جملے میں جواب لکھیے۔

1. سینے میں نفرت بھڑکنے کا انجام کیا ہوتا ہے؟

جواب:- سینوں میں نفرت بھڑکنے کا انجام انسان سے انسان ٹکرا گئے۔

2. طاقت والوں نے کمزوروں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب:- طاقت والوں نے کمزوروں کو پامال اور برباد کیا۔

3. اونٹوں کو چرانے والے سے مراد کون ہیں؟

جواب:- اونٹوں کو چرانے والے سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

4. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے عورتوں کی حالات میں کیا تبدیلی آئی؟

جواب:- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے عورتوں کو حیا کی چادر ملی۔

5. شیطان کے بل کھانے کی کیا وجہ تھی؟

جواب:- توحید اور اسلام کا پرچم لہرانے کی وجہ سے شیطان بل کھانے لگے۔

6. حضور ﷺ نے مرنے سے متعلق کیا فرمایا؟

جواب:- حضور ﷺ نے مرنے کو شہادت فرمایا۔

7. اخلاق کے موتی کس نے برسائے؟

جواب:- اخلاص کے موتی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے برسائے۔

(ب) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھیے۔

8. آپ ﷺ کی آمد سے قبل دنیا کا کیا عالم تھا؟

جواب:- حضرت محمد ﷺ کے آمد سے قبل دنیا میں شرک و بت پرستی تھی، ظلم و ستم عام تھا انسان انسان کا دشمن تھا طاقت والے کمزوروں کو تباہ و برباد کر دئے تھے۔

9. ہم پر حضور ﷺ کی کیا کیا عطا ہے؟

جواب:- ہم پر حضور ﷺ نے اکرم و عطا کی بارش برساتے ہوئے اخلاق کے موتی برسائے۔

10. حضور ﷺ کا نام آتے ہی شاعر کیسا محسوس کرتا ہے؟

جواب:- حضور ﷺ کا نام آتے ہی شاعر ہونٹوں پر تبسم اور آنکھوں میں آنسوں محسوس کرتا ہے۔

(ج) اشعار کی تشریح کیجیے۔

11. تہذیب کی شمعیں روشن کیں اونٹوں کے چرانے والے نے
کانٹوں کو گلوں کی قیمت کی ذروں کے مقدر چمکائے

جواب:- شاعر ماہرؔ القادری اس شعر میں اونٹوں کو چرانے سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا ہے۔ اسلام کی آمد سے قبل عرب والے جس طرح غیر مہذب اور جاہل تھے ان پر آپؐ محنت کر کے ان کی زندگیوں کے مقدر چمکائے اور تہذیب یافتہ بنا کر ان کو پھولوں کی قیمت عطا کی۔

12. تلوار بھی دی قرآن بھی دیا، دنیا بھی عطا کی عقبیٰ بھی
مرنے کو شہادت فرمایا، بے چین دلوں کے کام آئے

جواب:- شاعر ماہرؔ کہتے ہیں حضور ﷺ نے قرآن کے ساتھ طاقت کا صحیح استعمال بھی سکھایا اور دنیا و آخرت دونوں کے حاصل کرنے کا طریقہ بھی سکھایا ہے۔

13. عورت کو حیا کی چادر دی اور غیرت کا غازہ بخشا
شیشوں میں نزاکت پیدا کی، کردار کے جوہر چمکائے

جواب:- شاعر ماہرؔ کہتے ہیں اسلام سے پہلے ملکِ عرب میں بے حیائی، عورتوں سے بد سلوکی اور عورتوں پر ظلم و ستم عام تھا مگر حضور ﷺ نے عورتوں کو حیا کی چادر نچھاور کرتے ہوئے۔ بے غیرت کو ختم کرتے ہوئے عزت و وفاداری عطا کیا۔

سبق (4) بدایوں کے شام وسحر (اداجعفری)

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے ایک جملے میں جواب لکھیے۔

1. اداؔجعفری نے بدایوں کی خیریت کس سے دریافت کی؟

جواب:- اداؔجعفری نے بدایوں کی خیریت جیلانی بانو سے دریافت کی۔

2. کس شہر کو سوانح نگار نے ثقافت کا مرکز کہا ہے؟

جواب:- بدایون شہر کو سوانح نگار نے ثقافت کا مرکز کہا ہے۔

3. بڑی حویلی کے دیوٹ پر ایک دیا کسے قرار دیا گیا ہے؟

جواب:- بڑی حویلی کی دیوٹ پر ایک دیا امّاں کو قرار دیا ہے۔

4. بچوں کو امّاں سے بدلہ لینا ہوتا تو وہ کیا کرتے؟

جواب:- بچوں کو امّاں سے بدلہ لینا ہوتا تو وہ مرچیوں کا حلوہ چراتے تھے۔

5. جس جگہ حویلی تھی وہاں اب کیا تعمیر ہو چکے ہیں؟

جواب:- جس جگہ حویلی تھی وہاں اب فلیٹ تعمیر ہو چکے تھے۔

6. بدایون کے مشہور زمیندار خاندان کا نام کیا ہے؟

جواب:- ٹونک والا خاندان بدایوں شہر کا مشہور زمیندار خاندان تھا۔

(ب) درج ذیل سوالات کے جوابات دو تین جملوں لکھیے۔

7. بدایون پہلے کیسا شہر تھا؟

جواب:- بدایوں شہر ایک زمانے میں ثقافت کا مرکز رہا تھا۔ اس کی خاک سرمۂ چشم بصیرت تھی۔

8. امّاں کی شکل اور قد کے بارے میں لکھیے؟

جواب:- امّاں کی شکل اور قد کے بارے میں مصنّفہ لکھتی ہیں سانولا رنگ دبلی پتلی ہڈیوں پر کھال چپکی ہوئی کبھی لانبا قد رہا ہو گا مگر جب میں نے دیکھا لاٹھی کے سہارے جھک کر چلتی تھیں۔

9. بڑی حویلی کا ذکر مصنفہ کو بیش قیمت کیوں لگتا ہے؟

جواب:- بڑی حویلی کا ذکر آجاتا تو مصنفہ محبتوں کے پھوار میں بھیگ جاتی ہوں۔ وہ محبتیں جو اس وقت بھی بہت قیمتی تھی، آج اور بیش قیمت معلوم ہوتی ہیں۔ ساری پابندیاں جن پر دل دُکھا کرتا تھا بے حقیقت نظر آتی ہیں۔ وہ شب و روز جن سے اس زمانے میں شکایتیں بھی ہوئیں آج اتنی دور سے دیکھتی تھی تو دلکشا اور دلربا نظر آتے ہیں۔

(ج) درج ذیل سوالات کے جوابات تین چار جملے لکھیے۔

10. اماں ملغوبہ کس طرح تیار کرواتی تھیں؟

جواب:- اماں ملغوبہ گاؤں کا خالص گھی منگواتیں اور اس میں زرد رنگ کی چھوٹی چھوٹی کنی مرچیں ڈال کر کسی نوکرانی کو حکم دے کر اپنے دبدبے کی نگرانی میں پکواتیں۔

11. بدایون کی کونسی ہستیاں مصنفہ کو یاد ہیں اور کیوں؟

جواب:- مصنفہ کو بے نام ونشان ہستیاں یاد تھیں جنھیں انہوں نے کھلی کتاب کی طرح پڑھا۔ جنکے چہروں پر صبر و رضا کی تنویریں بھی تھیں اور جن کے طریقوں میں اہلِ حیا کی تعبیریں۔

12. آخری عمر میں اماں نے کیا کیا؟

جواب:- آخری عمر میں جب نقاہت کی وجہ سے لاٹھی کے سہارے چلنا مشکل ہو گیا تو اپنے بیٹے کو بلا کر روتی دھوتی سب کو دعائیں دیتی گاؤں چلی گئی گھر سے ان کی پنشن مقرر کی گئی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ وہ کفن اپنے بیٹے کی کمائی کا پہننا چاہتی تھی۔

(د) تفصیلی جوابات لکھیے۔

13. ادا جعفری بدایوں کیوں جانا نہیں چاہتی تھیں؟

جواب:- خوبصورت یادوں کو مجروح، سسکتا ہوا دیکھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ چند رشتہ دار رہ گئے تھے اب وہ رشتہ دار بھی نہیں رہئے۔

14. ماضی کے دور کی دشواریوں کے باوجود مصنفہ کے کیا احساسات ہیں؟

جواب:- ماضی کا دور کتنی ہی دشواریوں میں گزرا ہو کتنی ہی محرومیاں اور مجبوریاں وقت مقدر بن گئی ہوں، یادوں کے آئینے میں سجی ہوئی ہر تصویر حسین بھی ہو جاتی ہے اور عزیز بھی۔ اب وہ بڑی حویلی کا ذکر آجائے تو محبتوں کی پھوار میں بھیگ جاتی ہیں۔ وہ محبتیں تو اس وقت بھی بہت قیمتی تھیں۔ آج اور بیش قیمت معلوم ہوتی ہیں۔

15. بچوں پر گھی کی ہانڈی کو ہاتھ نہ لگانے کی تنبیہہ کا کیا اثر ہوا؟

جواب:- اماں کا بچوں پر گھی کی ہانڈی کو ہاتھ نہ لگانے کی تنبیہ بچوں کے لیے یہ ایک چیلنج تھا اور بچے ہمہ وقت ہر چیلنج کو قبول کرنے کے لئے تیار رہتے تھے صحت اور بیماری سے انہیں کوئی غرض نہیں تھا۔ بات دھمکی کی آن پڑی تھی، موقع پاتے ہی مٹھیاں بھر بھر کر یہ مقدس غذا یا دوا برآمد کر لی گئیں اور انتہائی شوق سے اس لذیذ حلوے کو کھالیا۔

(ر) بحوالہ متن وضاحت کیجئے۔

16. "دُکھ ہوا کہ وہ تو اور بھی دھندلا گیا ہے"۔

جواب:- یہ جملہ سبق بدایوں کے شام و سحر سے لیا گیا ہے جس کے مصنفہ ادا جعفری ہیں۔

جب مصنفہ کو جیلانی بانو سے بدایوں کی صورتحال معلوم ہوئی۔ تو وہ اپنی سوانح میں یہ جملہ لکھتی ہیں۔

17. "یادوں کے آئینے میں سجی ہوئی ہر تصویر حسین بھی ہو جاتی ہے اور عزیز بھی"۔

جواب:- یہ جملہ سبق بدایوں کے شام و سحر سے لیا گیا ہے جس کے مصنفہ ادا جعفری ہیں۔

ادا جعفری بدایوں شہر کے ماضی کو ذکر کرتے ہوئے۔ یہ جملہ لکھتی ہیں۔

18. "اگر کسی نے اس ہانڈی کو ہاتھ بھی لگایا تو اچھا نہیں ہو گا"۔

جواب:- یہ جملہ سبق بدایوں کے شام و سحر سے لیا گیا ہے جس کے مصنفہ ادا جعفری ہیں۔

یہ جملہ اماں نے بچوں سے حلوہ کا فائدہ بتانے کے بعد کہا۔

19. اس کے کھانے سے کوئی بیماری پاس نہیں پھٹکتی"۔

جواب:- یہ جملہ سبق بدایوں کے شام و سحر سے لیا گیا ہے جس کے مصنفہ ادا جعفری ہیں۔

اماں کے بنائے ہوئے ملغوبہ کے متعلق جب بچوں نے پوچھا تو اماں نے یہ جملہ کہا۔

20. "مٹھیاں بھر بھر کر یہ مقدس غذا یا دوا برآمد کر لی گئی"

جواب:- یہ عبارت سبق بدایوں کے شام و سحر سے لیا گیا ہے جس کے مصنفہ ادا جعفری ہیں۔
اماں نے جب بچوں کو ملغوبہ نہ کھانے کی تنبیہ کی تو اس وقت بچوں نے چوری سے ہانڈی میں ہاتھ ڈال کر یہ مقدس غذا یا دوا مٹھیاں بھر بھر کر کھائیں۔

سبق (5) آمدِ بہار (شوق قدوائی)

(الف) ایک جملے میں جوابات لکھیے۔

1. ہوا چاروں طرف کیا پکارتی آئی؟

جواب:- ہوا چاروں طرف بہار آئی پکارتی آئی۔

2. کلیاں کب ہنس پڑتی ہیں؟

جواب:- کلیاں صبح کی ہوا جب منہ پر پڑتی ہیں تو ہنستے ہیں۔

3. اوس کونسا کام انجام دیتی ہے؟

جواب:- اوس درختوں کو دودھ پلانے کا کام انجام دیتی ہے.

4. خزاں کے رخ پہ زردی کیوں چھائی ہے؟

جواب:- خزاں کے رخ پہ زردی سرخ وردی کے غالب آنے سے چھا جاتی ہے۔

5. لالہ کے پھولوں کو دیکھ کر کیا محسوس ہوتا ہے؟

جواب:- لالہ کے پھولوں کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے گویا وہ جلتے ہوئے انگار ہیں۔

(ب) دو یا تین جملوں میں جواب دیجیے۔

6. بہار کے آنے سے پہاڑوں میں کیا تبدیلی آئی؟

جواب:- بہار کی آمد سے برف صاف پانی کی شکل میں بہنے لگا اور خوبصورت پھولوں پہاڑ لدے گئے۔

7. درخت پھولوں کے گہنے کب پہنتے ہیں؟

جواب:- بہار کی آمد سے پانی بہنے لگا سارا عالم سرسبز و شاداب نظر آنے لگا اور درخت بھی پھولوں کے گہنے پہننے لگے۔

8. بہار کے موسم میں چڑیاں کیا کرتی ہیں؟

جواب:- بہار کے موسم میں ہزاروں رنگ کی چڑیاں، خوش نما شکلوں، دلربا اداؤں اور نغموں کی صداؤں کے ساتھ گاتی پھرتی ہیں۔

آمد بہار نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

شاعر شوقؔ قدوائی اس نظم میں موسم بہار کی آمد کے خوشنما منظر کی تصویر کشی کی ہے۔ بہار کے آنے سے سارا ماحول بدل جاتا ہے اور ہر طرف بہار کے آنے کی صدائیں امنڈ پڑتی ہے۔

کلیاں اپنا منہ دکھائے ہنستے ہیں۔ پہاڑوں سے پانی کے جھرنے نکل کر سمندر میں جا ملتے ہیں، باغوں سے خوشبو مہکنے لگتی ہے۔ ہر پھول سرخ لباس پہنے دلہن کی طرح لگ رہا ہوتا ہے۔ درختوں پر پھولوں کے گہنے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ دیکھ کر خزاں پر ہیبت طاری ہوتی ہے۔ زردی مائل جاتا ہے۔ گویا کہ سرخ وردی والی فوج اس پر غالب آ گئی ہو۔ پودوں کے لیے شبنم دودھ کا کام کر رہی ہے۔ ہوا بار بار محبت سے درختوں کا منہ چوم رہی ہے۔ جڑیں اندر ہی اندر قوت پا کر زمین کو مضبوطی سے جکڑے ہوئے ہیں۔ چمن میں ہر طرف پھولوں کے انبار نظر آ رہے ہیں۔ پھول چاندنی کے تاروں کے مانند چمکتے ہیں۔ تاروں سے اور لالہ کے پھول انگاروں کی طرح دہک رہے ہیں۔

ہزاروں رنگ کی چڑیاں جن کی شکلیں خوشنما ہیں۔ ادائیں دلربا اور جنگی آوازوں میں نغمگی ہے۔ بہار کے آنے سے خوش ہیں اور ہر طرف گاتی، اتراتی، اور ناچتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔

(الف) درج ذیل الفاظ کے اضداد کیجیے۔

ہار × جیت	بہار × خزاں	زمین × آسمان	خوشنما × بدنما	روشن × تاریک

سبق (6) جواہر لال نہرو کی اردو دوستی (محمد رفیع)

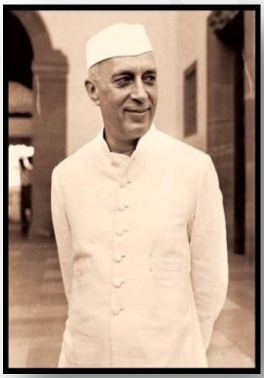

(الف) ایک جملے میں جواب لکھیے۔

1. پنڈت جواہر لال نہرو کو کس زبان سے دلی لگاؤ تھا؟

جواب:- پنڈت نہرو کو اردو زبان سے دلی لگاؤ تھا۔

2. احمد نگر جیل میں پنڈت نہرو نے کس کی مدد سے اردو سیکھی؟

جواب:- احمد نگر جیل میں پنڈت نہرو مولانا ابوالکلام آزادؔ سے اردو زبان سیکھی۔

3. پنڈت نہرو اپنے پورا نام کا املا کس طرح لکھا کرتے تھے؟

جواب:- پنڈت نہرو اپنے پورے نام کا املا لال کو "الف" نہیں بلکہ "ع" سے لکھتے تھے۔

4. رگھوپتی سہائے فراقؔ یونیورسٹی میں کونسا مضمون پڑھایا کرتے تھے؟

جواب:- رگھوپتی سہائے فراقؔ یونیورسٹی میں "انگریزی" مضمون پڑھایا کرتے تھے۔

5. نہرو نے کانگریسی لیڈر سیٹھ گوند اس کے سوال کا کیا جواب دیا؟

جواب:- نہرو نے کانگریسی لیڈر سیٹھ گوند اس کے جواب میں کہا "اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے"۔

6. لال قلعے کے مشاعرے میں سنائی گئی جوشؔ کی نظم کا عنوان کیا تھا؟

جواب:- لال قلعہ کے مشاعرے میں سنائی گئی جوشؔ کی نظم کا عنوان "ماتم آزادی" تھا۔

7. مشاعرے میں نظم سنانے کے بعد کنور سنگھ نے جوشؔ سے کیا کہا؟

جواب:- جوشؔ صاحب آپ کو تو کوئی کچھ نہیں کہے گا لیکن اب میری چھٹی ہو گی۔

8. ہندوستان کے اردو دوست پہلے وزیر اعظم کون تھے؟

جواب:- ہندوستان کے اردو دوست پہلے وزیر اعظم کا نام پنڈت جواہر لال نہرو تھا۔

(ب) دو یا تین جملوں میں جواب لکھیے۔

9. نہرو نے اندرا کی فرمائش کا کیا جواب دیا؟

جواب:- نہرو نے اندرا کی فرمائش پر یہ کہا تم نے ہر خط میں مجھے اردو شعر لکھنے کو کہا تھا لیکن میں نے اس پر عمل نہیں کیا کیونکہ اردو یا ہندی کے خطوط سنسر والے روک لیتے ہیں۔ وہ ان میں کچھ خفیہ معنی پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

10. قاضی عبد الودود نے کملا نہرو کہ اردو سے شغف کے بارے میں کیا کہا؟

جواب:- قاضی عبد الودود لکھتے ہیں جب میں سیوزر لینڈ کی ایک نرسنگ ہوم میں زیر علاج تھا۔ انہیں دنوں کملا نہرو بھی وہیں بغرض علاج مقیم تھیں۔ کملا نہرو برآمدے میں آرام کرسی پر دراز اردو کی کتابیں پڑھا کرتی تھیں۔

11. فراقؔ کی زبانی جیل یاترا کے دوران شاعری کا حال سن کر نہرو نے کیا جواب دیا؟

جواب:- فراقؔ کی زبانی جیل یاترا کے دوران شاعری کا حال سن کر نہرو نے جواب دیا۔ اس بار جیل گیا تو تم رگھوپتی سہائے سے آر، سہائے فراق ہو گئے۔ اگلی بار جیل گیا تو تم فقط "ہائے فراق" رہ جاؤ گے۔

12. نہرو اور جوشؔ کی دوستی کس قسم کی تھی؟

جواب:- جوشؔ ملیح آبادی سے نہرو کی دوستی بڑی گہری تھی۔ جوش صاحب جب بھی چاہتے پنڈت جی کے ساتھ ملاقات کے لیے وقت مل جاتا۔ دونوں میں چوٹیں بھی چلتیں اور ہنسی ٹھٹھا بھی ہوتا۔

13. پنڈت نہرو نے جوشؔ اور مہندر سنگھ کو تری مورتی ہاؤس آنے کی دعوت کیوں دی؟

جواب:- پنڈت نہرو کے عزیز و اقارب اندرا جی اور دیگر خاندان کے احباب اس مشاعرے میں شریک نہ تھے اور یہ حضرات یہ نظم سننے سے رہ گئے تھے۔ اس وجہ سے نظم ماتم آزادی کو سنانے کے لیے جوشؔ ملیح آبادی اور کنور سنگھ کو تری مورتی ہاؤس آنے کی دعوت دی۔

(ج) تفصیلی جواب لکھیے۔

14. جواہر لال نہرو کی اردو دوستی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ لکھیے۔

جواب:- جواہر لال نہرو اردو کے مخلص دوست تھے۔ انہیں اردو زبان سے دل لگا ہوا تھا

- مولانا آزادؔ سے احمد نگر کی جیل میں اردو زبان سیکھے تھے۔
- بیٹی اندرا کی فرمائش پر خطوط میں اردو اشعار لکھتے تھے۔
- آٹھویں جدول میں قومی زبانوں کی فہرست میں اردو زبان کو شامل کرنے کی بات آئی تو سیٹھ گووند اس نے پوچھا اردو "بھلا کس کی مادری زبان ہو سکتی ہے" تو پنڈت نہرو نے جھلاہٹ سے جواب دیا "اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے"۔
- 1958 کہ انجمن ترقی اردو ہند کے ایک مجلس میں افتتاحی خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ مجھے اردو کے بارے میں بالکل فکر نہیں وہ ایک جاندار زبان ہے اسے دبانا یا ختم کرنا ممکن ہے۔

- اردو مشاعرے میں شرکت کرتے تھے اور کبھی کبھار تو نظامت کی ذمہ داری بھی قبول کرتے تھے۔

15. جوشؔ کی نظم "ماتم آزادی" میں کس پر چوٹیں کی گئی ہیں؟

جواب:- ہندوستان کے معروف شاعر جوشؔ ملیح آبادی نے اپنی نظم "ماتم آزادی" میں ہندوستان کے سیاستدانوں قانون دانوں, سرکاری افسران, محکمہ سی آئی ڈی حتی کہ انہوں نے داروغہ کو بھی نہیں بخشا۔ جوش کی بے باکی اور نڈرپن اس کے لئے بھی قابلِ ستائش ہے۔ کہ انہوں نے وقت کے وزیر اعظم کے سامنے ان کی اصل تصویر پیش کی۔

(د) متن کے حوالے سے جملوں کی وضاحت کیجئے۔

16. "اردو یا ہندی کے خطوط سنسر والے روک لیتے ہیں".

جواب:- یہ جملہ سبق جواہر لال نہرو کی اردو دوستی سے لیا گیا ہے جس کے مصنف محمد رفیع انصاری ہیں۔

جواہر لال نہرو جب احمد نگر کی جیل میں تھے اس وقت بیٹی اندرا خطوط میں اردو اشعار لکھنے کی فرمائش کیا کرتی تھیں۔ اندرا کو جوابی خط میں نہرو نے یہ جملہ لکھتے ہیں۔

17. "اگلی بار جیل گیا تو تم فقط "ہائے فراق" رہ جاؤ گے".

جواب:- یہ جملہ سبق جواہر لال نہرو کی اردو دوستی سے لیا گیا ہے جس کے مصنف محمد رفیع انصاری ہیں۔

فراقؔ صاحب نہرو کی جیل یاترا کے دوران شاعری کرنے کا حال سنا تو نہرو بولے اس بار جیل گیا تو تم رگھوپتی سہائے سے آر, سہائے فراقؔ ہو گئے اگلی بار جیل گیا تو تم فقط ہائے فراقؔ رہ جاؤ گے۔

18. "اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے".

جواب:- یہ جملہ سبق جواہر لال نہرو کی اردو دوستی سے لیا گیا ہے جس کے مصنف محمد رفیع انصاری ہیں۔

جمہوریہ ہند کے آئین ساز اسمبلی میں آٹھویں جدول میں قومی زبانوں کا درجہ دینے کے لئے آٹھ زبانوں کی فہرست پیش کی تھی اس میں اردو زبان بھی تھی اس پر جبل پور کے سیٹھ گوندا س نے چلّا کر کہا کہ اردو بھلا کس کی مادری زبان ہو سکتی ہے۔ اس وقت نہرو نے جواب دیا اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے۔

19. "اردو بھلا کس کی مادری زبان ہو سکتی ہے".

جواب:- یہ جملہ سبق جواہر لال نہرو کی اردو دوستی سے لیا گیا ہے جس کے مصنف محمد رفیع انصاری ہیں۔

جمہوریہ ہند کے آئین ساز اسمبلی میں زبانوں کے سوال پر بحث چل رہی تھی تو سوال یہ تھا کہ زبانوں کو آٹھویں جدول میں رکھ کر قومی زبان کا درجہ دیا جائے نہرو نے جو آٹھ زبانوں کی فہرست پیش کی اس نے اردو بھی تھی اس پر جبل پور کے سیٹھ گوندا س نے چلا کر کہا کہ اردو بھلا کس کی مادری زبان ہو سکتی ہے۔

20. "جوشؔ صاحب! آپ کو تو کوئی کچھ نہیں کہے گا لیکن اب میری چھٹی ہو جائے گی".

جواب:- یہ جملہ سبق جواہر لال نہرو کی اردو دوستی سے لیا گیا ہے جس کے مصنف محمد رفیع انصاری ہیں۔

جشنِ جمہور کا مشاعرہ پنڈت نہرو کی صدارت میں لال قلعہ میں منعقد ہوا تھا۔ اس موقع پر جوشؔ صاحب نے ماتم آزادی سنائی تو۔ مشاعرے کے ختم ہونے پر کنور سنگھ صاحب نے جوش صاحب سے یہ جملہ کہا۔

سبق (7) رشوت (جوش ملیح آبادی)

(الف) درج ذیل کے جواب ایک جملہ میں لکھیے۔

1. شاعر کونسی عادت کو خلافِ آدمیت کہہ رہا ہے؟

جواب:- شاعر رشوت خوری کی عادت کو خلاف آدمیت کہہ رہا ہے۔

2. شاعر اپنی بستی کو کن لوگوں کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے؟

جواب:- شاعر اپنی بستی کو ناصح لوگوں کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے۔

3. شاعر کی نظر میں رشوت نا لینے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب:- شاعر کی نظر میں رشوت نہ لینے سے کھانا نا ملنے کا نقصان ہوتا ہے۔

(ب) تفصیلی جوابات لکھیے۔

4. شاعر کے نزدیک رشوت کو چھوڑنا کس لیے محال ہے؟

جواب:- جب تک لالچ چور بازاری مہنگائی دور نہیں ہوتی جب تک ملازمین کو معقول تنخواہ نہ ملے تب تک شاعر کے نزدیک رشوت کو چھوڑنا محال ہے۔

5. رشوت ستانی کو مٹانے کے لیے کونسے اقدامات کرنے چاہیے؟

جواب:- رشوت ستانی کو مٹانے کے لیے سماج میں پھیلا ظلم و ستم، صنعت کاروں کی لوٹ کھسوٹ، سرمایہ داروں کی بدمعاشی، کم تنخواہ سے آزادی اور بڑھتی مہنگائی پر روک لگانے کے اقدامات پر عمل کرنے جیسے اقدامات سے رشوت کو مٹا سکتے ہیں۔

(ج) اس نظم کا خلاصہ لکھیے۔

شاعر جوش ملیح آبادی نظم "رشوت" میں کہہ رہے ہیں کہ رشوت خلافِ آدمیت ہے۔اس سے بدتر کوئی لت نہیں اور ہر روز اخبار میں رشوت لینے والوں کا حال اور پکڑے جانے پر سزا کے متعلق لکھا ہوتا ہے۔اور میری بستی نصیحت کرنے والوں کا پاگل خانہ ہے۔اور یہاں کے لوگوں کا ہر عمل احمقانہ اور ہر قول مجنونہ ہے۔

شاعر کہتا ہے کہ رشوت لینے پر اگر ہمیں قید بھی کر دیں تو ہم کو رشوت لینے سے روک نہیں پائے گا اگر ایسا ہو بھی گیا تو ملک بھر میں خیر دو چار ہی بچیں گے باقی سب قید ہو جائیں گے۔

شاعر کہتے ہیں کہ جو ہم کو رشوت چھڑانے پر آمادہ ہیں وہ ریت میں کشتی چلانے کہہ رہے ہیں۔اس پر ظلم یہ کہ تنخواہ کم اور گھر کے کھانے والے افراد زیادہ اور کمائی کم سب کیوں کر رشوت لینا چھوڑ دیں۔

نظم کے آخری بند میں شاعر کہہ رہے ہیں کہ اگر صنعت کاروں کا ظلم و ستم، سرمایاداروں کی بدمعاشیاں، حکومت کی تنخواہیں دینے سے بخیلی اور ہر روز بڑھتی مہنگائی پر روک لگائی جائے تو بہت ممکن ہے کہ رشوتوں کی آندھیاں بھی خود ختم ہو جائیں گی۔

سبق (8) قولِ فیصل (مولانا ابوالکلام آزادؔ)

(الف) درج ذیل سوالات کے جوابات صرف ایک جملے میں لکھیے۔

1. عدالت کا کیا اختیار ہوتا ہے؟

جواب:- عدالت کو انصاف اور ناانصاف دونوں کا استعمال کر کے کا اختیار ہے۔

2. عدل و حق کا سب سے بہتر ذریعہ کس کے ہاتھ میں ہے؟

جواب:- عدل و حق کا سب سے بہتر ذریعہ منصف گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔

3. کس وجہ سے عہدِ قدیم میں برائیاں مٹ گئیں؟

جواب:- زمانے کے انقلاب سے عہد قدیم کی برائیاں مٹ گئیں۔

4. تاریخ میں آج بھی کس بات کا ماتم کیا جاتا ہے؟

جواب:- تاریخ میں آج بھی عدالت کی ناانصافی کا ماتم کیا جاتا ہے۔

5. سقراط کو زہر کا پیالہ کیوں پینا پڑا؟

جواب:- سقراط ملک کا سب سے زیادہ سچّا انسان ہونے کی وجہ سے زہر کا پیالہ پینا پڑا۔

6. ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق کیا ہے؟

جواب:- ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق آزاد رہنا ہے۔

7. مولانا آزادؔ کس کی محکومی سے ملک اور قوم کو نجات دلانا چاہتے تھے؟

جواب:- مولانا آزادؔ انگریزی حکومت کی محکومی سے ملک اور قوم کو نجات دلانا چاہتے تھے۔

8. کس کے حصّے میں مجرموں کا کٹہرا اور کس کے حصے میں مجسٹریٹ کی کرسی آئی تھی؟

جواب:- مولانا آزادؔ کے حصے میں مجرموں کا کٹہرا اور انگریز کے حصے میں میجسٹریٹ کی کرسی آئی تھی۔

(ب) ان سوالات کے جوابات تین یا چار جملے لکھیے۔

9. تاریخِ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں کیا کیا ہیں؟

جواب:- تاریخِ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں میدان جنگ کے بعد عدالت کے ایوانوں میں ہی ہوتی ہیں۔ دنیا کے بانیان مذاہب سے لے کر سائنس کے محققین تک کوئی پاک اور حق پسند جماعت نہیں ایسی جو مجرموں کی طرح عدالت کے سامنے کھڑی نہ کی گئی ہو۔

10. انگریزی گورنمنٹ سے متعلق ابوالکلام نے کیا کہا؟

جواب:- انگریزی گورنمنٹ کے متعلق ابوالکلام نے کہا کہ موجودہ گورنمنٹ ظالم ہے اور میں اس کو جائز تسلیم نہیں کرتا۔

11. مولانا آزادؔ کے سامنے فرض کی راہیں کتنی اور کون کونسی؟

جواب:- مولانا آزادؔ کے سامنے فرض کی دو راہیں ہیں۔ گورنمنٹ، ناانصافی اور حق تلفی سے باز آجائے اگر باز نہیں آسکتی تو مٹا دی جائے۔

12. مولانا آزادؔ کم اور نرم الفاظ میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جواب:- مولانا آزادؔ کم اور نرم الفاظ میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ موجودہ گورنمنٹ ظالم ہے اور میں اس کو جائز تسلیم نہیں کرتا۔

13. اٹلی کی قتیل گارڈینو برونو نے عدالت میں کیا ہے الفاظ کہے تھے؟

جواب:- "زیادہ سے زیادہ جو سزا دی جاسکتی ہے بلا تامل دے دو. میں یقین دلاتا ہوں کہ سزا کا حکم لکھتے ہوئے جس قدر جنبش تمہارے دل میں پیدا ہو گی اس کا عشر عشیر اضطراب بھی سزا سن کر میرے دل کو نہ ہو گا".

(ج) ان کے تفصیلی جوابات لکھیے۔

14. مولانا ابوالکلام آزاد کا آزادی سے متعلق کیا عقیدہ تھا؟

جواب:- آزادی کے متعلق مولانا آزاد کا عقیدہ تھا کہ آزاد رہنا ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔ کوئی انسان یا انسانوں کی گھڑی ہوئی بیر وکریسی یہ حق نہیں رکھتی۔ کہ خدا کے بندوں کو محکوم بنائے محکومی اور غلامی کے لئے ایسے ہی خوشنما نام کیوں نہ رکھ لئے جائیں وہ غلامی ہی ہے اور خدا کی مرضی اور اس کے قانون کے خلاف ہے۔

15. وزیر اعظم کے اعلان کے بعد یونانی حکومت میں مسلمانوں کو کن کن باتوں سے دوچار ہونا پڑا؟

جواب:- وزیر اعظم کے اعلان کے بعد انصاف کی پامالی میں اس جرات انتھک اور دلیری بالک لگام ہیں۔ یونانی حکومت تمام اسلامی آبادی کو خون اور آگ کے سیلاب میں غرق کر دیتی ہے۔

(د) بحوالہ متن درج ذیل جملوں کی وضاحت کیجئے۔

16. "یقیناً میں نے کہا ہے موجودہ گورنمنٹ ظالم ہے".

جواب:- یہ جملہ سبق قولِ فیصل سے لیا گیا ہے۔ جس کے مصنف مولانا ابوالکلام آزاد ہیں۔

مولانا آزاد انگریزی حکومت کے جانب سے ظلم و ستم بربریت کو دیکھتے ہوئے عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر یہ جملہ کہا۔

17. "میرا اعتقاد ہے کہ آزاد رہنا ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق ہے".

جواب:- جملہ سبق قولِ فیصل سے لیا گیا ہے۔ جس کے مصنف مولانا ابوالکلام آزاد ہیں۔

مولانا آزاد نے عدالت میں اپنا دفاع کرتے ہوئے انگریز جج سے یہ جملہ کہا۔

18. "ہمارے حصے میں یہ مجرموں کا کٹہرا آیا ہے تمہارے حصے میں مجسٹریٹ کی کرسی"۔

جواب:- جملہ سبق قولِ فیصل سے لیا گیا ہے۔ جس کے مصنف مولانا ابوالکلام آزاد ہیں۔

مولانا آزاد انگریزی حکومت اور عدالت کے قوانین اور فیصلوں کو دیکھ کر یہ بات لکھتے ہیں۔

19. "مورخ ہمارے انتظار میں ہے اور مستقبل کب سے ہماری راہ تک رہا ہے".

جواب:- جملہ سبق قول فیصل سے لیا گیا ہے۔ جس کے مصنف مولانا ابوالکلام آزاد ہیں۔

مولانا آزاد نے اپنے دفاع پر گفتگو کرتے ہوئے آخر میں ہ جملہ کہا۔

ان الفاظ کے اضداد لکھیے۔

حق × ناحق	سفید × سیاہ	عارضی × دائمی
قدیم × جدید	محکوم × حاکم	مہمان × میزبان

(حصہ الف) غزل (1) حسن شوقی

(الف) ایک جملے میں جواب لکھیے۔

1. شاعر کو کس نے بے کل کر دیا؟

جواب:- شاعر کو گل بدن نے بے کل کر دیا۔

2. دل کو چرانے والے کے لیے کونسا لفظ استعمال ہوا ہے؟

جواب:- دل کو چرانے والے کے لئے من ہرن کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

3. بزم میں محبوب کس کی مانند نظر آتا ہے؟

جواب:- بزم میں سورج کے مانند نظر آتا ہے۔

4. شاعر نے اپنے محبوب کی خوشبو کہاں کہاں محسوس کی؟

جواب:- شاعر نے اپنے محبوب کی خوشبو ہند تا خراسان محسوس کی ہے۔

5. شاعر خود کو کیا کہہ رہا ہے؟

جواب:- شاعر خود کو لالہ کہہ رہا ہے۔

6. رند لاابالی کا نام کیا ہے؟

جواب:- رند لاابالی کا نام شوقؔی حسن ہے۔

7. شمع کہاں جلا کرتی ہے؟

جواب:- شمع انجمن میں جلا کرتی ہے۔

8. مقطع میں شاعر جلتوں کو جلانے کی بات کیوں کر رہا ہے؟

جواب:- شاعر کے بہت سے رقیب ہیں جو شاعر کو پسند نہیں کرتے اسلئے مقطع میں شاعر جلتوں کو جلانے کی بات کر رہا ہے۔

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجئے۔

9. از ہند تا خراساں، خوشبو ہوا ہے عالم
گلزار نئیں خبر لیا، وہ یا سمن کہاں ہے

جواب:- شاعر حسن شوقؔی اس شعر میں کہتا ہے کہ میرے محبوب کی خوشبو ہند سے خراساں تک پھیلی ہوئی ہے۔ گلزار بھی پریشان ہے کہ یہ خوشبو کس کی ہے شاعر اپنے محبوب کو اس کی خوشبو سے ڈھونڈنا چاہتا ہے۔

10. کن یوں غزل سنایا جلتیاں کوں پھر جلایا
سورند لا ابالی، شوقی کی حسن کہاں ہے

جواب:- شاعر اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے۔ کہ یہ غزل تو نے کس کو سنائی ہے جو لوگ تجھ پر پہلے سے ہی جل رہے ہیں کہ تیرا محبوب کتنا حسین اور خوبصورت ہے۔ وہ یہ غزل سنکر اور بھی جل جائیں گے۔ کتنے بھی دیوانے دنیا میں کیوں نہ ہو لیکن کوئی بھی حسن شوقیؔ جیسا نہیں ہے۔

غزل (2) (مرزا غالبؔ)

(ب) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے۔

1. ابنِ مریم سے شاعر کی مراد کیا ہے؟

جواب:- ابنِ مریم سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

2. مرزا غالبؔ کے مطابق انسان کو کب روکنا چاہیے؟

جواب:- مرزا غالبؔ کے مطابق انسان جب کوئی غلط راہ چلے تو روکنا چاہیے۔

3. کسی سے خطا ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب:- کسی سے خطا ہو جائے تو بخشنا چاہیے۔

(ب) دو یا تین جملوں میں جواب دیجیے۔

4. غالبؔ کسی سے کیوں گلہ کرنا نہیں چاہتے؟

جواب:- جب حاجت روا سے حاجت پوری نہ ہوئی۔ اس لئے غالب کسی سے گلا کرنا نہیں چاہتے۔

5. مرزا غالبؔ نے اس غزل میں کیا کیا نصیحتیں کی ہیں؟

جواب:- غالبؔ اس غزل میں یہ نصیحتیں کی ہیں۔ اگر کوئی برا کہے تو اس کی نہ سنو، اگر کوئی برا کرے تو اس کو نہ کہو، اگر کوئی غلط راہ چلے تو روکو اور کوئی خطا کرے تو اس کو بخش دو۔

6. "بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ" سے شاعر کی مراد کیا ہے؟

جواب:- دیوانگی کے عالم میں کچھ بھی کہہ رہا ہوں اور اس کا اندازہ ہی مجھے نہیں۔

درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

7. بات پر واں زبان کٹتی ہے
وہ کہیں اور سنا کرے کوئی

جواب:- شاعر مرزا غالبؔ کہتے ہیں کہ محبوب کی مجلس ایسی نہیں کہ وہاں بات کی جائے اگر کسی کو کچھ سننا ہو تو کسی اور مجلس کا انتخاب کرے۔

8. کیاکیاخضرؑ نے سکندر سے
آپ کسے رہنما کرے کوئی

جواب:- غالبؔ اس شعر میں کہتے ہیں۔ حضرت خضراور سکندر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت خضرؑ بھی سندور کو موت سے نہیں بچاسکے تو کون کسے رہنما کرے۔

غزل (3) اصغرؔ گونڈوی

(الف) ایک جملے میں جوابات لکھیے۔

1. عقل سے پنہاں چیز کو کس نے دیکھا ہے؟

جواب:- عقل سے پنہاں چیز کو عشق نے دیکھا ہے۔

2. عشق نے ذرّے اور قطرے میں کیا کیا دیکھا؟

جواب:- عشق نے ذرّے میں بیاباں اور قطرے میں سمندر دیکھا ہے۔

3. شاعر نے خواب میں کس کا دامن سوبار تھاما؟

جواب:- شاعر نے اپنے خواب میں اپناہی گریباں سوبار تھاما ہے۔

4. شاعر حسنِ تعین سے کب بچنے کی بات کر رہا ہے؟

جواب:- شاعر ظاہر وباطن میں حسنِ تعین سے بچنے کی بات کر رہا ہے۔

5. ساحل کی آغوش میں شاعر کو کس لیے سکون میسر نہیں؟

جواب:- شاعر کی جان ہی طوفان میں پلی ہوئی ہے اس لیے شاعر کو ساحل کے آغوش میں سکون میسر نہیں ہو رہا ہے۔

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

6. یہ عشق نے دیکھا ہے، یہ عقل سے پنہاں ہے
قطرے میں سمندر ہے، ذرّے میں بیاباں ہے

جواب:- شاعر اصغرؔ اس شعر میں عشق و عقل کے فرق کو عمدہ پیرائے میں واضح کرتے ہوئے کہا کہ عشق نے قطرے میں سمندر اور ذرّے میں بیاباں دیکھا جبکہ عقل سے ی چیزیں پوشیدہ ہیں۔

7. آغوش میں ساحل کے، کیا لطف سکوں اس کو
یہ جان ازل ہی سے، پروردہ طوفاں ہے

جواب:- :- شاعر اصغرؔ اس شعر میں کہہ رہے ہیں کہ میں طوفان کا پروردہ ہوں مجھے ساحل کے آغوش میں سکون نہیں ملتا۔

سبق(10) جگنو (فراقؔ گورکھپوری)

(الف) ایک جملے میں جواب تحریر کیجئے۔

1. شاعر نے کس عمر میں یہ نظم لکھی؟

جواب:- شاعر 20 سال کی عمر میں یہ نظم لکھی۔

2. شاعر کو کس نے پالا تھا؟

جواب:- شاعر کو کھلائیوں اور دائیوں نے پالا تھا۔

3. دائی کس طرح بہلایا کرتی تھی؟

جواب:- جگنو بھٹکی ہوئی روحوں کو راستہ دکھاتے ہیں۔ یہ کہہ کر دائی شاعر کو بہلایا کرتی تھی۔

4. دائی کی بات سن کر شاعر کے دل میں کیا خیال پیدا ہوا؟

جواب:- دائی کی بات سنری شاعر کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا کہ کاش یہ شام مجھے بھی جگنو بنادیتی اور میں اپنی ماں کو واپس لے آتا۔

5. شاعر کی خواہش کیا تھی؟

جواب:- شاعر کی خواہش جگنو بننے کی تھی۔

6. جگنوؤں کے صفوں پر کس بات کا گمان ہوتا تھا؟

جواب:- جگنو کی صفوں پر قندیلوں کا گمان ہوتا تھا۔

(ب) مختصر جواب لکھیے۔

7. شاعر بچپن کے بہلاوے کی باتوں کو حسین جھوٹ جو کہتا ہے؟

جواب:- شاعر کو کھلائیاں کہتی تھی کہ جگنو بھولی بھٹکی روح کو راستہ دکھاتی ہیں، گرچہ یہ بچپن میں انھیں کہا گیا تھا کہ یہ جھوٹ تھا مگر اس کے باوجود شاعر کو اس جھوٹ میں مزہ آتا تھا۔ اس لیے کہ ان کے نزدیک ماں کو واپس لانے کی ایک امید باقی تھی، اس لئے شاعر بچپن کے بہلاوے کی باتوں کو حسین جھوٹ کہتا ہے۔

8. اس نظم میں یتیم بچے کی بے چینی کا اظہار کس طرح کیا گیا ہے؟

جواب:- یتیم بچے کو دائیاں اور کھلائیاں کہتی تھی کہ جگنو بھولی بھٹکی روح کو راستہ دکھاتی ہیں۔ تو یتیم بچے کو خیال آتا کہ کاش وہ جگنو بن جاتا اور ماں کو راہ دکھاتے ہوئے گھر واپس لاتا لیکن جگنو بنا اس کے لیے ناممکن تھا۔ اس احساس کے ساتھ اس کی بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ آنکھوں میں آنسو آنے لگتے ہیں اور وہ مایوس ہو جاتا ہے۔

(ج) تفصیلی جواب لکھئے۔

9. اس نظم کا خلاصہ لکھیے.

جواب:- جگنو نظم ایک تاثراتی نظم ہے۔ جسے فراقؔ گورکھپوری نے لکھا ہے۔ اس نظم میں ایک یتیم بچے کا درد سمایا ہوا ہے۔ جس کی پہلی سانس ہی ماں کی موت کا سبب بنی۔ نہ شاعر نے انکی ماں کی شکل دیکھی اور نہ ہی ماں شاعر کی شکل دیکھی۔ شاعر ایک ایسا بیٹا تھا جنہیں ماں کی محبت کیا ہوتی ہے کچھ پتہ نہیں تھا۔

شاعر کو دائیوں اور کھلائیوں نے پالا تھا۔ وہ انہیں بچپن میں کہا کرتی تھیں کہ برسات کے موسم میں شام کے وقت اڑنے والے جگنو بھولی بھٹکی روحوں کو راستہ دکھانے کا کام کرتی ہے۔ ان کو خواہش پیدا ہوتی ہیں کہ کاش میں بھی جگنو بن جاتا اور اپنی ماں کی بھٹکی ہوئی روح کو راستہ دکھا کر واپس لے آتا۔ لیکن جوں ہی انہیں احساس ہوا کہ وہ تو جگنو نہیں بن سکتا تو وہ رونے لگتا۔

جب شاعر کو فہم و فراست آگئی اور وہ بیس برس کو ہو گئے اور اب بھی موسم برسات میں وہی گھٹائیں چھاتی ہیں بادل امنڈ آتے ہیں۔ مگر عمر نے یہ سمجھا دیا کہ جو کچھ ان سے کہا گیا تھا بچپن میں وہ جھوٹ تھا۔ مگر جھوٹ ہوتے ہوئے بھی شاعر کو مزہ ملتا تھا۔ اسے شاعر حسین جھوٹ کہتے ہیں۔

سبق (11) درشٹی (زہرہ جمال)

(الف) ایک جملے میں جواب دیجیے۔

1. الیکشن کی کونسی میٹنگ تھی؟

جواب:- الیکشن کی آخری میٹنگ تھی۔

2. آنکھیں کس نے دان کی تھیں؟

جواب:- آنکھیں بھرت نارائن جی پرنسپل نے دان کی تھیں۔

3. کونسا عقیدہ ہر مذہب میں موجود ہے؟

جواب:- "انسان جنت سے نکالے ہوئے آدم کی اولاد ہے"۔ یہ عقیدہ ہر مذہب میں موجود ہے۔

4. پرنسپل کی وصیّت کے مطابق آنکھیں کس کو دی گئیں؟

جواب:- پرنسپل کی وصیّت کے مطابق آنکھیں آئی بینک کو دی گئیں۔

5. ودیاچرن جی کی تقریر کا جواب کون دیا کرتا تھا؟

جواب:- ودیاچرن جی کی تقریر کا جواب مولانا رجب دیا کرتا تھا۔

6. آپریشن کے بعد ودیاچرن جی تقریر کرنے آئے تو پرستار کیوں پرجوش نظر آرہے تھے؟

جواب:- بابری مسجد اور رام مندر کا مسئلہ طئے ہو جائے گا۔

7. ودیاچرن جی کے مطابق تاریخ ہمیں کیا سکھاتی ہے؟

جواب:- تاریخ ہمیں آگے بڑھنا سکھاتی ہے۔ ایک کال سے دوسرے کال میں پرورش کرنا سکھاتی ہے۔ زبان اور انسانوں کے ملن سے نئی تہذیبوں کا بننا سکھاتی ہے۔

8. پریس کے نمائندے کیوں حیران تھے؟

جواب:- پریس کے نمائندے اس لیے حیران تھے کہ وڈیاچرن کی میل ملاپ کی باتیں کر رہے تھے۔

(ب) مختصر جواب لکھیے۔

9. پرنسپل بھارت نارائن کی ساری زندگی کس کام میں گذری؟

جواب:- پرنسپل نے ساری زندگی دنیا کی تاریخ،ہندوستان کی تاریخ،ہر عہد کی تاریخ۔پڑھنے اور پڑھانے میں گذری تھی۔

10. ودیاچرن جی کون تھے اور ان کا کارنامہ کیا تھا؟

جواب:- ودیاچرن جی اُس زمانے کے ایک سیاستدان تھے۔ان کا کارنامہ یہ تھا کہ یہ جہاں تقریر کرتے،ایک سلگتی چنگاری چھوڑ جایا کرتے جو دھیرے دھیرے شعلہ بن جاتی اور شہر کو کچھ دن کے لیے وحشت اور درندگی کی طرف لے جا کر نفرت کا دریا بن جاتی۔

11. ودیاچرن جی نے تقریر میں کس کی بات کرنے اور کس کی بات کی چھوڑنے کا حکم دیا؟

جواب:- ودیاچرن جی نے اپنی تقریر میں موجودہ مسائل پر بات کرے اور گزرے ہوئے دور کے باتوں پر فسادات نہ بڑھانے کا حکم دے رہے تھے۔

12. آپسی تہذیب سے کس قسم کی تاریخ وجود میں آئے گی؟

جواب:- آپسی تہذیب سے ساری دنیا میں امن،بھائی چارگی،سکون اور سلامتی کی تاریخ وجود میں آئے گی۔

13. ملک میں اب بھی دھرم کے نام پر جھگڑا ہو تا رہے تو کیا ہو گا؟

جواب:- ملک میں اب بھی دھرم کے نام پر جھگڑا ہو تا رہے تو وہی حشر جو خلیجی ملکوں کا تابکاری سے ہوا تھا ہو گا۔

14. ودیاچرن کے اہنسا کی بات کرنے پر مولانا رجب نے کیا کہا؟

جواب:- مولانا رجب نے کہا۔"خدا ایک ہے۔ہم اس کے بندے بھی ایک ہیں۔صدیوں سے مل جل کر رہنا ہماری روایت ہے۔اور پھر ہم جائیں گے بھی کہاں اپنوں سے بھاگ کر۔ہمیں ایک ہو کر خون خرابے کی سیاست سے اور بے ایمانی مٹانا ہے"۔

15. بھارت نارائن جی کی روح کیوں مسکرا رہی تھی؟

جواب:- بھرت نارائن جی روح اسلئے مسکرا رہی تھی کیونکہ ودیاچرن جی کی بصارت اپنا چکے تھے۔اب وہ سب بھارت واسیوں کو ایک نظر سے دیکھنے لگے تھے۔سچائی کا سرور میں سننے والے بھی بے خود ہو گئے اور اسی در شتی میں ڈوب گئے۔

(ج) تفصیلی جواب لکھیے۔

16. پرنسپل صاحب کے عقائد کیا تھے؟

جواب:- پرنسپل صاحب کا عقیدہ تھا۔کہ تقریباً ہر مذہب میں کسی نہ کسی شکل میں ایک ہی عقیدہ موجود تھا۔کرموں کا پھل،جزا اور سزا،جنت اور دوزخ،بھرت نارائن جی سب کو مانتے تھے۔ان کو یقین تھا کہ سب انسان ایک ہی مہاتما سے جڑے ہوئے ہیں۔جسم اور روح کی پاکیزگی انسان کے تہذیب ہے۔

بھرت نارائن جی نے ہر انسان کو ایک ہی نظر سے دیکھا تھا۔ان کا برتاؤ ذات پات مذہب سے بے نیاز تھا۔تمام عمر نئی نسلوں کے ساتھ گزارا اور بڑھاپے میں بھی جوان تھے۔ان کا عقیدہ تھا کہ سب انسانوں کے سکھ دکھ ایک جیسے ہیں۔

17. ودیاچرن جی نے آپریشن کے بعد کی تقریر میں بھارت کے متعلق کیا کہا؟

جواب:- بھارت ایک ماں ہے ہندوؤں مسلمانوں سکھوں عیسائیوں پارسیوں اور دوسرے دھرموں کا پالن کرنے والو آج یہ ماں اتنے بڑے سنکٹ میں ہے۔جہاں کوئی سچا مارگ درشک نہیں رہا۔

18. اس افسانے میں موجودہ دور کی کن کن خامیوں کی جانب اشارہ کیا گیا ہے؟

جواب:- افسانے میں موجودہ دور کے مختلف خامیوں کی جانب اشارہ کیا گیا ہے مثلاً۔

- موجودہ دور میں بڑھتی ہوئی فرقہ پرستی فسادات اور اس سے ہونے والے اثرات۔
- بڑھتی ہوئی مہنگائی پر راشن کے دوکانوں پر محتاجوں کی طرح لائنوں میں جڑے ہوئے لوگ۔
- بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور بھوک مری وغیرہ

(د) متن کے حوالے سے تشریح کیجئے۔

19. "دھرموں کا پالان کرنے والو! آج یہ ماں اب اتنے بڑے سنکٹ میں ہے جہاں کوئی بھی سچا مارگ درشک نہیں رہا".

جواب:- یہ جملہ افسانہ درشٹی سے ماخوذ ہے۔ جس کے مصنفہ زہرہ جمال ہیں۔

ودیاچرن جی آپریشن کے بعد تقریر کرنے کے لیے مائیک پر آئے تو یہ جملہ کہہ کر لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا تھا۔

20. "بھائیو! ہم ماضی کے کھنڈروں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں".

جواب:- یہ جملہ افسانہ درشٹی سے ماخوذ ہے۔ جس کے مصنفہ زہرہ جمال ہیں۔

ودیاچرن جی آپریشن کے بعد تقریر کرنے کے دوران لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے آپس کی منافرت کو دور کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے۔ یہ جملہ کہے۔

21. "خدا ایک ہے ہم اس کے بندے بھی ایک ہیں".

جواب:- یہ جملہ افسانہ درشٹی سے ماخوذ ہے۔ جس کے مصنفہ زہرہ جمال ہیں۔

مولانا رجب نے اپنے پرستاروں میں اس وقت کہا جب انہیں پتہ چلا کہ ودیاچرن جی اہنسا کی بات کر رہے ہیں۔ وہ بھی صوفیوں اور ولیوں کی طرح بات کرتے ہوئے یہ جملہ کہا۔

22. "پھر سارا دیش ہمارے محلے جیسا کیوں نہ بنے".

جواب:- یہ جملہ افسانہ درشٹی سے ماخوذ ہے۔ جس کے مصنفہ زہرہ جمال ہیں۔

ودیاچرن جی کی تقریر سے متاثر ہو کر مجموعہ میں بیٹھی اندومتی ایسا سوچ رہی تھی۔ کہ "پھر سارا دش ہمارا محلے جیسا کیوں نہ بنے".

23. "ہمیں ایک ہو کر خون خرابے کی سیاست اور بے ایمانی کو مٹانا ہے".

جواب:- یہ جملہ افسانہ درشٹی سے ماخوذ ہے۔ جس کے مصنفہ زہرہ جمال ہیں۔

یہ جملہ مولانا رجب نے ودیاچرن جی کی تقریر سے متعلق سننے کے بعد کہا۔

24. "جس نے تمام عمر اولاد کو ایک آنکھ سے دیکھا تھا".

جواب:- یہ جملہ افسانہ درشٹی سے ماخوذ ہے۔ جس کے مصنفہ زہرہ جمال ہیں۔

بھرت نارائن پرنسپل کے خوبیاں کو بتاتے ہوئے مصنفہ یہ عبارت لکھتی ہیں۔

سبق (12) مرثیہ (میر انیسؔ)

(الف) ایک جملے میں جواب دیجیے۔

1. صف باندھنے کے بعد کیوں غل مچا؟

جواب:- صف باندھنے کے بعد غل اس لیے مچ گیا کیونکہ حضرت امام حسینؓ جنگ کے لئے نکل رہے ہیں۔

2. حضرت امام حسینؓ کے قدموں سے کون لپٹا تھا؟

جواب:- امام حسینؓ کے قدموں سے بانوے نیک نام لپٹی تھیں۔

3. شاہ دین کو روکنے کے لیے سکینہؓ نے کیا کیا؟

جواب:- حضرت سکینہؓ نے سر کے بال بکھرائے شاہ دین کے پکے ن میں ہاتھ ڈال دئے

4. حضرت امام حسینؓ کو پیاسا مرنا کیوں گوارا تھا؟

جواب:- امت مسلمہ کو بخشوانے کے لیے امام حسینؓ کو پیاسا مرنا گوارا تھا۔

5. حضرت فاطمہؓ کا نور عین کس کو کہا گیا ہے؟

جواب:- حضرت فاطمہ کے نور عین حضرت امام حسینؓ ہیں۔

6. صبر کی ہدایت کیوں کی گئی؟

جواب:- صبر کی ہدایت اس لئے دی کہ اللہ تعالیٰ صبر کو بہت پسند کرتے ہیں۔

(ب) مختصر جواب دیجیے۔

7. حضرت امام حسینؓ کے رخت سفر باندھتے ہی کونسا منظر سامنے آیا؟

جواب:- حضرت امام حسینؓ کے رخت سفر باندھتے ہی غل مچا، اہلِ بیت کے درمیاں آنسو بہائے، سکینہ قدموں سے لپٹی، بال بکھرائے پٹکے میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔

8. حضرت زینبؓ کے اضطراب پر امام حسینؓ کا کیا ردعمل تھا؟

جواب:- میں حضرت زینبؓ کے اضطراب وہ دیکھ کر حضرت امام حسینؓ خود زار و قطار رونے لگے اور کہا بہن کی محبت پر میں نثار ہوں۔ لیکن میرے بس میں کچھ نہیں میں نے بچپن میں جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کرنے کا وقت آگیا ہے۔ لہٰذا رکنا میرے اختیار میں نہیں۔

9. حضرت امام حسینؓ امت کے واسطے کیا کچھ کر گزرنا چاہتے تھے؟

جواب:- حضرت امام حسینؓ امت مسلمہ کے بخشوانے کے لئے اور ظالم سے ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہوئے پیاسے مر گئے۔

سبق (13) سویرے جو کل آنکھ میری کھلی (پطرس بخاری)

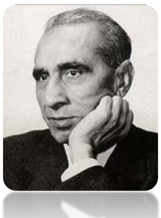

(الف) ایک جملے میں جواب لکھیے۔

1. پطرس بخاری کا پورا نام کیا ہے؟

جواب:- پطرس بخاری کا پورا نام سید احمد شاہ بخاری ہے۔

2. پطرس بخاری کے پڑوسی کا نام کیا تھا؟

جواب:- پطرس بخاری کے پڑوسی کا نام لالہ کرپا شنکر جی تھا۔

3. پہلے دن مصنف کو لالہ کرپا شنکر جی نے صبح کتنے بجے جگایا تھا؟

جواب:- پہلے دن مصنف کو لالہ کرپا شنکر جی نے صبح کے تین بجے جگایا تھا۔

4. روزانہ مصنف کے جاگنے کا معمول کیا تھا؟

جواب:- مصنف کے روزانہ کے جاگنے کا معمول صبح دس بجے تھا۔

5. مصنف نے اپنے سونے کے عمل کو چھپانے کے لئے کونسے جھوٹ کا سہارا لیا؟

جواب:- مصنف نے اپنے سونے کے عمل کو چھپانے کے لئے نماز پڑھنے کا سہارا لیا۔

(ب) دو یا تین جملوں میں جوابات لکھیے

6. دوسرے دن صبح اٹھتے ہی مصنف کے پڑوسی نے کیا کیا؟

جواب:- دوسرے دن صبح اٹھتے ہیں مصنف کے پڑوسی نے ایشور کا نام لیا اور دروازے پر مکّا بازی شروع کی اور جب یہ گولا باری لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی گئی۔

7. پہلے دن مصنف دوبارہ تین بجے سونے کے بعد پھر کس وقت بیدار ہوئے؟

جواب:- پہلے دن مصنف دوبارہ سونے کے بعد دس بجے حسبِ معمول بیدار ہوئے۔

8. مصنف نے برسبیل تذکرہ لالہ کرپا شنکر سے جی سے کیا کہا؟

جواب:- مصنف نے برسبیل تذکرہ لالہ کرپا شنکر سے کہا "جی امتحان کے دن قریب آئے ہیں آپ سحر خیز ہیں ذرا ہمیں بھی صبح جگا دیا کیجیے۔

9. مصنف کو آخرکار کس طرح اپنی بیداری کا قائل ہونا پڑا؟

جواب:- لالہ جی کے دروازے پر مکابازی سے کمرے میں رکھے ہوئے صراحی پر گلاس جلترنگ کی طرح بجنے لگا اور دیوار پر لٹکا ہوا کیلنڈر پنڈولم کی طرح ہلنے لگا تو بیداری کا قائل ہونا پڑا۔

10. مصنف کو جب پتہ چلا کہ صبح کے تین بجے ہیں تو ان کے دل نے کیا چاہا؟

جواب:- مصنف کو جب پتہ چلا کہ صبح کے تین بجے ہیں تو انکے دل نے چاہا کہ عدم تشدد کو خیر باد کہہ دیں لیکن پھر خیال آیا کہ بنی نوع انسان کی صلاح کا ٹھیکہ ہم نے لے رکھا ہے۔ ہمیں تو اپنے کام سے غرض ہے۔

11. مصنف نے لالہ جی کے سامنے صبح کی تعریف اس طرح کی؟

جواب:- مصنف لالہ جی کے سامنے صبح کی تعریف اسطرح کی۔ "لالہ جی صبح کے وقت دماغ کیا صاف ہوتا ہے۔ جو پڑھو خدا کی قسم یاد ہو جاتا ہے۔ بھئی خدا نے صبح بھی کیا چیز بنائی ہے۔ یعنی اگر صبح کے بجائے صبح صبح شام ہوا کرتی تو دن کیا بری طرح کٹتا۔

(ج) تفصیلی جواب لکھیے

12. لالہ کرپا شنکر جی کے مصنف کو جگانے کا حال اپنے الفاظ میں لکھیے؟

جواب:- لالہ جی کو مصنف نے صبح سویرے جگانے کو کہا۔ تو دوسرے دن اٹھتے ہی انہوں نے دروازے پر مکا بازی شروع کی کچھ دیر تو مصنف سمجھے تھے کہ عالمِ خواب ہے۔ لیکن یہ گولا باری تیز اور لحہ بہ لحہ تیز ہوتی گئی اور کمرے کے چوبی دروازے لرزنے لگے۔ صراحی پر رکھا ہوا گلاس جلترنگ کی طرح بجنے لگا اور دیوار پر لٹکا ہوا کیلنڈر پنڈولم کی طرح ملنے لگا تو بیداری کا قائل ہونا پڑا تھا کہ ادھر دروازہ برابر کھٹکھٹایا جارہا تھا۔

13. مصنف صبح جاگنے کے بعد اپنے دل کو اس طرح بہلانے کی کوشش کرتا ہے؟

جواب:- مصنف صبح جاگنے کے بعد اپنے دل کو بہلانے لگے۔ کہ لالہ جی کی دل شکنی نہ ہو حد درجہ کے طمانیت ظاہر کی۔ آپ کی نوازش سے میں صبح کا سہانا اور روح افزا وقت اچھی طرح صَرف کیا ورنہ اور دنوں کی طرح آج بھی دس بجے اٹھتا۔

(ح) درج ذیل جملوں کی حوالہ متن وضاحت کیجئے

14. "آپ سحر خیز ہیں ذرا ہمیں بھی صبح جگا دیا کیجئے".

جواب:- یہ جملہ سبق "سویرے جو کل آنکھ میری کھلی" سے ماخوذ ہے. جس کے مصنف پطرس بخاری ہیں۔

امتحان قریب تھے۔ اس لئے امتحان کی تیاری کی خاطر مصنف صبح سویرے جگانے کے لیے اپنے پڑوسی کرپا شنکر جی کو جگانے کے لئے یہ جملہ کہے۔

15. "اور کیا تین بجے ہی سورج نکل آئے گا".

جواب:- یہ جملہ سبق "سویرے جو کل آنکھ میری کھلی" سے ماخوذ ہے. جس کے مصنف پطرس بخاری ہیں۔

لالہ جی جب مصنف کے کہنے کی وجہ سے صبح سویرے جگائے تو وہ تین بجے کا وقت تھا۔ اور مصنف کو دیر سے اٹھنے کی عادت تھی اسلئے مصنف نے لالہ جی سے یہ جملہ کہا۔

16. "مسٹر صبح میں نے آپ کو آواز دی تھی، آپ نے جواب نہیں دیا".

جواب:- یہ جملہ سبق "سویرے جو کل آنکھ میری کھلی" سے ماخوذ ہے. جس کے مصنف پطرس بخاری ہیں۔

کئی سالوں کے بعد مصنف سے لالہ جی کے ملاقات کالج ہال میں ہوئی تو اس وقت دوران مصنف نے یہ جملہ لالہ جی سے کہا۔

17. "جاگنا نمبر ایک. چھ بجے، جگانا نمبر دو۔ دس بجے اس دوران لالہ جی آواز دیں تو"۔

جواب:- یہ جملہ سبق "سویرے جو کل آنکھ میری کھلی" سے ماخوذ ہے. جس کے مصنف پطرس بخاری ہیں۔

اس میں مصنف نے اپنے روز کے معمولات پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ جملہ تحریر کیا۔

سبق (14) سرحدوں کا جال (سلیمان خمارؔ)

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات کے لیے یہ ایک جملے میں لکھیے۔

1. خدا نے جب زمین بنائی تو اس پر ملک کی سرحدیں کیوں نہیں تھیں؟

جواب:- اللہ تعالیٰ نے دنیا کو وجود میں لایا تو اس وقت انسان آزاد تھا۔ اسلئے ملک کی سرحدیں نہیں تھیں۔

2. دنیا کے نقشے پر کھینچی گئی لکیریں کس بات کا اشارہ ہیں؟

جواب:- دنیا کے نقشے پر کھینچی گئی لکیریں ملک کے سرحدوں کی بات کا اشارہ ہے۔

3. ابتداء میں نسلِ آدم کو کیا آزادیاں نصیب تھے؟

جواب:- ابتداء میں نسلِ آدم کو دنیا میں اپنی مرضی سے آنے جانے اور رہنے بسنے کی آزادیاں نصیب تھیں۔

(ب) مختصر جوابات لکھیے۔

4. سرحدوں کا جال نظم میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

جواب:- سرحدوں کا جال میں شاعر یہ کہنا چاہتا ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے دنیا کو وجود میں لایا تو اس وقت انسان آزاد تھا۔ انسان سرحدیں بنا کر اپنی آزادیاں ختم کر لیں اور اپنے بنائے ہوئے جال میں خود پھنس گیا۔

5. نسل آدم کو اللہ نے آزادی دی مگر زمینی لکیروں سے اس کی زندگی میں کیا تبدیلی آئی؟

جواب:- نسل آدم کو اللہ تعالیٰ نے آزادی دی مگر انسان نے زمینی لکیروں (سرحدوں) کو کھینچ کر خود اپنے بنائے ہوئے جال میں پھنس کر رہ گیا۔

6. سرحدیں انسانی آزادی اور ترقی میں کس طرح رکاوٹ بنتی ہیں؟

جواب:- ملکوں کے سرحدیں انسانوں کی آزادی چھین چکے ہیں۔ کسی بھی ملک میں آنے جانے اور رہنے بسنے کی آزادی حدودی وجہ سے ختم ہوگئی۔ اسطرح انسان اپنی آزادی اور ترقی میں رکاوٹ پیدا کئے ہیں۔

7. ملک کی سرحدوں میں بٹے آدمی کی بے بسی کو شاعر نے کس طرح بیان کیا ہے؟

جواب:- ملک کی سرحدوں میں بٹے آدمی کی بے بسی کو شاعر اس طرح بیان کر رہا ہے کہ زمین پر آج انسان آڑی ترچھی لکیریں کھینچ کر دنیا کو کئی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور انسان خود ہی اپنے بنائے ہوئے جال میں پھنس کر رہ گیا ہے۔

(د) "سرحدوں کا جال" نظم خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب:- سلیمان خمارؔ کی لکھی ہوئی یہ آزاد نظم جس میں مصرعوں کے ارکان گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔ یہ ردیف اور قافیے کی پابندی سے آزاد ہوتی ہے۔ نظم سرحدوں کا جال میں شاعر ماضی میں انسانی آزادیاں اور دور جدید کی پابندیوں پر گہری نظر ڈالی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی تو کسی بھی قسم کی پابندیاں انسانوں پر عائد نہیں تھی۔ یہ ساری زمین ایک ہی ملک تھی انسان کو ہر جگہ آنے جانے کی آزادیاں تھیں وہ کہیں بھی گھر بسا سکتا تھا۔ لیکن جیسے ہی انسان ترقی کے نام پر زمین پر ترچھی لکیریں کھینچ کر ملکوں کی سرحدیں محدود کیا اور اپنے بنائے ہوئے سرحدوں نے وہ فطری آزادیاں جو قدرت نے عطا کیں تھیں اپنے ہی ہاتھوں میں برباد کر لیں اور انسان خود اپنے بنائے ہوئے جال میں پھنس کر اپنی آزادیاں ختم کر لیے۔

سبق (15) زعفران

(الف) ایک جملے میں جواب دیجیے۔

1. بات بے بات ہنسنے والے کے لیے کونسا محاورہ استعمال کیا جاتا ہے؟

جواب:- "زعفران کا کھیت دیکھنا" محاورہ استعمال کیا جاتا ہے۔

2. زعفران کا نباتاتی نام کیا ہے؟

جواب:- زعفران کا نباتاتی نام "کروکس سٹیاوی یس" (Crocus Sativius) ہے۔

3. کشمیر میں کب سے زعفران کی کاشت کا دعوی کیا جاتا ہے؟

جواب:- کشمیر میں 550 عیسوی سے زعفران کی کاشت کا دعوی کیا جاتا ہے۔

4. کشمیر کے کس علاقے میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے؟

جواب:- کشمیر کے پان پور علاقے میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے۔

5. زعفران کا پودا کس طرح اگتا ہے؟

جواب:- زعفران کا پودا گنٹھیوں سے اگتا ہے۔

6. وہ کونسا کیمیاوی جزء ہے جس سے زعفران کے رنگت برقرار رہتی ہے؟

جواب:- کروسن کیمیاوی جزء سے زعفران کی رنگت برقرار رہتی ہے۔

7. زعفران کی کاشت کے لیے کس قسم کی آب و ہوا سود مند ہوتی ہے؟

جواب:- زعفران کی کاشت کے لیے معتدل قسم کی آب و ہوا سود مند ہوتی ہے۔

8. بھکشو زعفران کا استعمال کس موقع پر کرتے ہیں؟

جواب:- بھکشو زعفران کا استعمال عبادت کے موقع پر کرتے ہیں۔

9. وہ کونسا مشروب ہے جس میں زعفران استعمال ہوتا ہے؟

جواب:- قہوہ مشروب میں زعفران کا استعمال ہوتا ہے۔

(ب) دو یا تین جملہ میں جواب لکھیے۔

10. دنیا کے کون کونسے ممالک میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے؟

جواب:- ایران، اسپین، فرانس، برطانیہ مراقش اور ہندوستان کی ریاست جموں و کشمیر میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے۔

11. زعفران کی اچھی نشوونما کے لیے کونسا موسم سازگار ہوتا ہے؟

جواب:- زعفران کی اچھی نشوونما کے لیے موسم بہار کی بارش، گنٹھیوں کی افزائش اور پودے کی اچھی نشوونما کیلئے مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اکتوبر، دسمبر کی بارش سے پھولوں کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔

12. زعفران کے پودے کو دائمی پودا کہنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب:- زعفران کے گنٹھیوں کو ایک بار زمین میں بونے کے بعد کم سے کم آٹھ سال اور زیادہ سے زیادہ15 سال کی مدت تک فصل حاصل کی جاتی ہے۔اس خوبی کی وجہ سے یہ دائمی پودا کہلاتا ہے۔

13. زعفران میں کون کونسے کیمیاوی اجزاءپائے جاتے ہیں؟

جواب:- زعفران میں مختلف کیمیائی اجزا پائے جاتے ہیں۔اس میں گلائی کو سائیڈ و کروسن اور پائرو کروسن کے کڑوے روغن پائے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ فاسفورس، کیلشیم اور پوٹاشیم جیسے معدنیات بھی ہوتے ہیں۔

(ج) پانچ یا چھ جملوں میں جواب لکھیے۔

14. زعفران کی کاشت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب:- زعفران کی کاشت کے لئے معتدل آب وہوا راس آتی ہے۔پھول کھلنے کے موسم میں ہلکی دھوپ اور راتوں میں نمی ضروری ہے۔اسکی بہتریں پیداوار کے لئے تیس سے چالیس سنٹی میٹر بارش درکار ہے۔ماسمِ بہار کی بارش گنٹھیوں کی افزائش اور پودے کی اچھی نشوونما کے لئے مددگار ثابت ہوتی ہے۔اکتوبر، دسمبر کی بارش سے پھولوں کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔

15. زعفران حاصل کرنے کے لیے کونسا عمل اختیار کیا جاتا ہے؟

جواب:- زعفران کے پھولوں کا موسم وسط اکتوبر سے نومبر کے ابتدائی دنوں میں صرف تین ہفتوں تک رہتا ہے۔پھولوں کے چننے کا کام روزانہ صبح کے اوّلین ساعتوں میں کیا جاتا ہے۔چنے ہوئے پھولوں سے کلغی احتیاط کے ساتھ علیحدہ کیے جاتے ہیں۔ تین چار دن سکھانے کے بعد چھڑیوں کی مدد سے انہیں دھیمے دھیمے کوٹ کر علیحدہ کیا جاتا ہے۔پھر اچھی طرح پولی تھین یا چھوٹی چھوٹی بوتلوں میں بند کیا جاتا ہے۔

16. زعفران کے استعمال کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:- زعفران غذا تو نہیں لیکن غذا کو خوش رنگ بنتا ہے۔یہ دوائی والی جڑی بوٹی بھی نہیں پر یونانی اور ایورویدک دوائیوں کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔نزلہ، پیٹ درد، بخار، کھانسی اور ذیابیطس جیسی بیماریوں کے علاج کے لئے اس کا استعمال فائدہ مند نظر آئے کہا جاتا ہے۔اسکو چہرے کے نکھارنے والے کریم میں استعمال کیا جاتا ہے۔

سبق(16) مچھر کا الٹی میٹم (دلاور فگار)

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے.

1. بلدیہ والے کیا کام کرتے ہیں؟

جواب:- بلدیہ والے مچھر کو مارنے کا کام کرتے ہیں۔

2. مچھر بلدیہ والوں کو کیا تنبیہ کرتا ہے؟

جواب:- مچھر بلدیہ والوں کو مجھے مار کر تو دیکھو تنبیہ کرتا ہے۔

3. ڈی ڈی ٹی چھڑکنے سے مچھر پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب:- ڈی ڈی ٹی چھڑکنے سے مچھر کا چہرہ چمکنے لگتا ہے۔

4. مچھر کو کوئی طوفان کیوں ختم نہیں کر سکتا؟

جواب:- مچھر دریا اور ندیوں میں بسر کرتا ہے۔ اس لیے کوئی طوفان اس کو ختم نہیں کر سکتا۔

5. مچھر کی نظر میں انسان کا قاتل کون ہے؟

جواب:- مچھر کی نظر میں انسان کا قاتل خود انسان ہے۔

6. مچھر اپنے آپ کو کیا کہتا ہے؟

جواب:- مچھر اپنے آپ کو کہتا ہے کہ میرے ہاتھ میں خنجر نہیں ہے۔ پھر بھی لوگ مجھ سے کیوں ڈرتے ہیں۔

(ب) مختصر جوابات لکھیے۔

7. شاعر نے انسان کو انسان کا قاتل کیوں کہا ہے؟

جواب:- مچھر کا وجود ناپاکی اور آلودگی ہے۔ انسان آلودگی پھیلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔ اس لئے شاعر انسان کو انسان قاتل کہہ رہا ہے۔

8. آخری شعر میں کیا کہا گیا ہے؟

جواب:- شاعر آخری شعر میں سرمایہ داروں سیاستدانوں اور مالداراراپنے مفاد کے خاطر افزود فائدہ حاصل کرنے کے لئے لوگوں سے مختلف طریقوں سے منافع حاصل کرنے کا عمل کو بتا کر کہتا ہے۔ ان کے خلاف آواز تو نہیں اٹھا سکتے مگر بیچارہ مچھر تھوڑا سا خون چک لے تو کیوں روتے ہیں۔

سبق (17) طوطیٔ ہند۔۔۔امیر خسرو

(الف) ایک جملے میں جواب لکھیے

1. خسرو کے والد کونسے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب:- خسرو کے والد ہزارہ قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

2. یمین الدین آگے چل کر کس نام سے مشہور ہوئے؟

جواب:- یمین الدین آگے چل کر امیر خسرو کے نام سے مشہور ہوئے۔

3. مرد درویش نے خسرو کو دیکھ کر کیا کہا؟

جواب:- مرد درویش نے امیر خسرو کو دیکھ کر کہا کہ یہ بچہ خاقانی سے دو قدم آگے جائے گا۔

4. خسرو نے کم عمری میں کونسا فن سیکھا؟

جواب:- خسرو نے کم عمری میں فن خطاطی سیکھا تھا۔

5. خسرو نے ابتداء میں کیا تخلص اختیار کیا؟

جواب:- خسرو نے ابتداء میں "سلطانی" تخلص اختیار کیا تھا۔

6. مبارک شاہ نے مثنوی لکھنے پر خسرو کو انعام میں کیا دینے کا وعدہ کیا تھا؟

جواب:- مبارک شاہ نے مثنوی لکھنے پر خسرو کو ہاتھی کہ وزن کے برابر سونا دینے کا وعدہ کیا تھا۔

7. موسیقی کے مقابلے میں خسرو نے کس کو شکست دی؟

جواب:- موسیقی کے مقابلے میں خسرو نے مشہور موسیقار گوپال کو شکست دی۔

8. خسرو کے پیر و مرشد کا نام کیا تھا؟

جواب:- خسرو کے پیر و مرشد کا نام حضرت نظام الدین اولیاء تھا۔

9. خسرو کے پسندیدہ پھل کونسے تھے؟

جواب:- خسرو کے پسندیدہ پھل آم اور خربوز تھا اور پان کے شیدائی بھی تھے۔

10. خسرو نے جس مثنوی میں سلطان علاء الدین خلجی کو نصیحت کی اس کا نام کیا ہے؟

جواب:- خسرو نے جس مسئلہ میں سلطان علاوالدین خلجی کو نصیحت کی اس کا نام "ہشت بہشت" ہے۔

(ب) تین چار جملوں میں جواب لکھیے۔

11. خسرو کی شعری صلاحیتوں کا کس طرح امتحان لیا گیا؟

جواب:- خسرو کی صلاحیتوں کا امتحان مشہور عالم دین خواجہ عزالدین نے انہیں فی البدیہہ اشعار سنائے تو خواجہ صاحب حیران رہ گئے۔

12. خسرو کو ابتدائی زندگی میں مصیبتوں کا سامنا کیوں کرنا پڑا؟

جواب:- خسرو کی ابتدائی زندگی میں مصیبتوں کا سامنا اس لیے کرنا پڑا ان کے والد منگولوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے اور والدہ کی بے وقت موت ہوئی تھی۔

13. موسیقی کی دنیامیں خسرو کی ایجادات میں کیا تھیں؟

جواب:- موسیقی کی دنیامیں امیر خسرو نے نئی نئی ایجادات کیں۔ مثلاہندوستانی اور ایرانی امتزاج سے نئے سر ایجاد کیے قوالی بھی انہی کی ایجاد ہے۔ آلہ موسیقی کا سہرا بھی انہی کے سر جاتا ہے۔

14. امیر خسرو کو قومی یکجہتی کا پیامبر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب:- امیر خسرو کو قومی یکجہتی کا پیامبر اس لیے کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ہندوؤں کو دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے مقابلے ترجیح دیتے تھے۔ خسرو کا ماننا تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بہت سارے عقائد مشترک ہیں۔ چار ویدوں کا بھی خسرو بہت احترام کرتے تھے۔

15. امیر خسرو اپنے آپ کو ہندوستانی ترک کیوں کہتے ہیں؟

جواب:- خسرو اپنے آپ کو ہندوستانی ترک اس لیے کہتے تھے۔ کیونکہ ان کی سانسوں میں وطن کی خوشبو بسی ہوئی تھی۔ اس بات کا اعتراف انہوں نے اپنے اشعار میں بھی کیا ہے۔ "سچ پوچھو تو میں ہندوستان کا طوطی ہوں, اگر تم مجھ سے شیرینی گفتار چاہتے ہو تو مجھ سے ہندی میں بات کرو۔

(ج) 6 یا 7 جملوں میں جواب لکھیے۔

1. امیر خسرو کی شاعرانہ اور فنکارانہ صلاحیتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

- جواب:- امیر خسرو بچپن ہی سے بلا کے ذہین تھے۔
- شعر بڑے اچھے ترنم سے پڑھتے تھے۔ خواجہ عزالدین نے آپ کی شاعری سن کر آپ کو سلطانی تخلص کا مشورہ دیا۔
- علاءالدین خلجی کے زمانے میں شاعری میں ترقی ہوئی اور آپ بادشاہوں کے مدح میں قصیدے لکھے۔
- مبارک شاہ خلجی کی فرمائش پر ایک مثنوی نہہ سپر لکھی۔
- آپ فن موسیقی کے ماہر تھے۔ آپ مختلف سروں کے موجد کہلائے۔ قوالی کی موجودہ طرز آپ ہی کی ایجاد ہے۔
- آلہ موسیقی ستار کی ایجاد آپ نے کی مشہور موسیقی کار گوپال کو شکست دے کر "نائک" کا مرتبہ حاصل کیا۔

2. امیر خسرو کو دو عظیم تہذیبوں کے درمیان ایک پل کیوں کہا گیا؟

جواب:- امیر خسرو ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک سکے کے دو رخ مانتے تھے۔ اس لیے ان کی شخصیت کو دو تہذیبوں کے درمیان پل کہا جاتا ہے۔ ہندوستان کے ذرّے ذرّے سے انہیں محبت تھی۔ ہندوستان کی آب وہوا، تہذیب وثقافت، یہاں کے رسم ورواج ان کی شخصیت میں رچ بس گئے تھے۔ لہٰذا انہیں دو تہذیبوں کے درمیان پل کہا گیا ہے۔

3. بحث کیجئے کہ "امیر خسرو کی نظر میں شاعری ایک شوق نہیں حکمت کا درجہ رکھتی تھی".

جواب:- خسرو نے فارسی اور ہندی آمیز اشعار پہیلیوں معمّوں اور چٹکلوں سے سب کو محظوظ کرتے تھے۔

انہوں نے بے شمار مثنویاں لکھیں ہیں۔ یہ مثنویاں حکمت کی باتوں کا ذریعے ہیں۔ جیسے لیلیٰ مجنوں، شیرین فرہاد، اور آئینہ سکندری میں اپنے تینوں بیٹوں کو نصیحت کی ہے۔

مثنوی ہشت بہشت میں اپنی بیٹی کو باعفت اور پاکدامن رہنے کی تاکید کی۔ اور ایسی مثنوی میں سلطان علاؤالدین کو فرائض سے آگاہ کرا کر نصیحتیں کی ہیں۔

سبق (18) حصّہ (ب) غزل 1 (علّامہ اقبالؔ)

(الف) درج ذیل سوالات کے جوابات تو یہ جملے لکھیے۔

1. شاعر خدا سے کیا چاہتا ہے؟

جواب:- شاعر خدا سے عشق کی انتہا چاہتا ہے۔

2. شاعر کو جنت کی قبول نہیں؟

جواب:- شاعر کو اللہ کا دیدار کافی ہے۔ اس لیے جنت قبول نہیں۔

3. لفظ "لن ترانی" کے معنی کیا ہیں؟

جواب:- لفظ " لن ترانی" کے معنی ہیں "تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔"

4. شاعر سزا کا طالب کیوں ہے؟

جواب:- شاعر بھری محفل میں راز کی بات کرنے کی وجہ سے سزا کا طالب ہے۔

5. "لن ترانی" کی تلمیح میں کس واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

جواب:- لن ترانی سے حضرت موسیٰؑ اور اللہ تعالی کے درمیان کوہِ طور پر جو گفتگو ہوئی تھی اس کی طرف اشارہ ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

6. تیرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں۔

میری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

جواب:- شاعر اقبالؔ اس شعر میں کہتے ہیں۔ کہ اے اللہ میری تمنا ہے کہ میں تیرے عشق کی انتہاؤں کو پہنچوں میری سادگی کا یہ عالم دیکھ۔ کہ میں اس بات کی تمنا کر رہا ہوں جو ناممکن ہے۔

7. یہ جنت مبارک رہے زاہدوں کو

کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں

جواب:- شاعر اقبالؔ اس شعر میں اپنے حقیقی محبوب، اللہ تعالی سے مخاطب ہو کر کہہ رہے ہیں کہ لوگ جنت کی خواہش اور آرزو میں زہد و تقوی کو اختیار کیے ہیں۔ انہیں تیری جنت مبارک ہو لیکن اے میرے اللہ میں سچّا عاشق ہوں مجھے صرف اور صرف تیرا دیدار و ملاقات نصیب ہو جائے۔

8. ذرا سا تو دل ہوں مگر شوخ اتنا

وہی لن ترانی سونا چاہتا ہوں۔

جواب:- شاعر اقبالؔ کہتے ہیں۔ کہ میں ذرا کمزور سا دل رکھتا ہوں۔ لیکن میرے گستاخی چشمی دیکھیے کہ میں بھی حضرت موسیٰؑ کی طرح کوہِ طور کی تجلّی کا منظر دیکھنا چاہتا ہوں۔

(ج) ذیل میں دیئے گئے الفاظ کی ضد غزل میں تلاش کیجیے۔

ابتداء × انتہاء	تکلیف × راحت	جہنم × جنت	شام × صبح	جزا × سزا	میزبان × مہمان

غزل 2 (اسرارالحق مجازؔ)

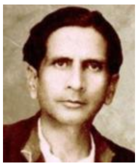

(الف) درج ذیل سوالات کے جوابات یہ ایک جملے میں لکھیے۔

1. مجازؔ غزل کے پہلے شعر میں کس سے مخاطب ہیں؟

جواب:- شاعر مجازؔ غزل کے پہلے شعر میں شورس دوراں سے مخاطب ہیں۔

2. مجازؔ ذوقِ تصور سے کس کو بھولنے کی بات کہہ رہے ہیں؟

جواب:- شاعر مجاز ذوقِ تصور سے محبوب کی صورت کو بھولنے کی بات کہہ رہے ہیں۔

3. شاعر فصلِ بہاراں کو کیوں رخصت ہونے کے لئے کہہ رہا ہے؟

جواب:-لطفِ بہاراں بھولنے کی وجہ سے شاعر فصل بہاراں کو رخصت ہونے کے لئے کہہ رہے ہیں۔

4. شاعر اپنا مداوا کیوں کر نہ سکا؟

جواب:- شاعر ساری زندگی دوسروں کا علاج کرتے ہوئے اپنا ہی علاج کرنا بھول گئے۔

(ب) ذیل کے اشعار کی تشریح کیجیے۔

5. اے شوقِ نظارہ کیا کہیے، نظروں میں کوئی صورت ہی نہیں
اے ذوقِ تصور کیا کیجیے، ہم صورتِ جاناں بھول گئے

جواب:- شاعر اس شعر میں کہتے ہیں۔ کہ دنیا کے ہنگاموں نے ہمارے دل و دماغ پر اتنا گہرا اثر ڈالا ہے۔ کہ ہمیں محبوب کا چہرا بھی یاد نہیں ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ ہمارے دل و دماغ میں محبوب کی حسین صورت چھائی رہتی تھی لیکن آج یہ عالم ہے کہ زمانے غم نے ہمارا ذوقِ تصور اس قدر متاثر ہوا ہے۔ کہ ہمارے تصور میں بھی محبوب کی صورت نہیں ہے۔

6. سب کا تو مداوا کر ڈالا، اپنا ہی مداوا کر نہ سکے
سب کے تو گریباں سی ڈالے، اپنا ہی گریباں بھول گئے

جواب:- شاعر مجازؔ اس شعر میں کہتے ہیں۔ کہ ہماری بدنصیبی تو دیکھیے کہ ہم نے ساری زندگی دوسروں کے مسائل حل کرتے رہے۔ اور خود اپنا ہی مسئلہ حل کر نہ سکے یعنی سب کے گریبان تو سی ڈالے مگر اپنا ہی گریباں میں جھانکنا بھول گئے اور ہمارا گریباں پھٹا کا پھٹا ہی رہ گیا۔

7. یہ اپنی وفا کا عالم ہے، کہ اب ان کے جفا کو کیا کہیئے
ایک نشتر زہر آگیں رکھ کر، نزدیک رگ جاں بھول گئے

جواب:- شاعر مجازؔ اس شعر میں کہتے ہیں۔ کہ ہماری وفاداری کا یہ عالم تھا۔ کہ قربان ہونے کے لئے محبوب کے پاس حاظر ہوئے مگر وہاں بھی بے وفائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھول گیا۔

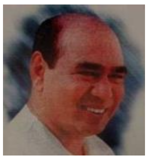

غزل 3 (حمید الماس)

(الف) ایک جملے میں جواب لکھئے۔

1. حمید الماس کے کسی ایک شعری مجموعے کا نام بتائیے؟

جواب:-" آخری ساخت سے پہلے " شاعر حمید الماس کا شعری مجموعہ ہے۔

2. شہر تمنا کی دھوپ کیسی تھی؟

جواب:- شہر تمنا کی دھوپ بڑی شدت کی تھی.

3. شہر سے شاعر کے نکلنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب:- شاعر شہر سے نکلنے کی وجہ تعلقات کے موسم بدلنے کی تھی.

4. آندھیوں میں لوگوں کی کیا حالت ہوتی ہے؟

جواب:- آندھیوں میں لوگوں کی حالت گر کر سنبھلنے کی تھی۔

(ب) دو یا تین جملوں میں جواب لکھیے.

5. عشق کے ہنگاموں کا انجام کیا ہوا؟

جواب:- عشق کے ہنگاموں کا انجام پھولوں سے نرم دل لوگ بھی پتھر کی طرح ڈھل گئے تھے۔

6. دوستی کا بوجھ شاعر کو کیوں گوارا ہے؟

جواب:- سینہ دہل جانے کی وجہ سے دوستی کا بوجھ شاعر کو گوارا ہے۔

7. بے حسی کی برف پگھلنے پر شاعر مطمئن کیوں ہے؟

جواب:- بے حسی کی برف پگھلنے پر شاعر مطمئن اس لیے تھا۔ کیونکہ وہ شہر نور میں موجود تھا۔

(ج) درج ذیل اشعار کی تشریح اپنے الفاظ میں کیجئے.

8. ہنگامہ زار عشق میں کیا کچھ نہیں ہوا
پھولوں سے نرم لوگ بھی پتھر میں ڈھل گئے

جواب:- شاعر حمید الماس اس شعر میں کہتے ہیں۔ کہ جب تک میرے عشق کا راز راز رہا لوگ میرے ساتھ نرمی کا سلوک کرتے تھے۔ لیکن جیسے ہی میرے عشق کا راز افشا ہوا۔ ہنگامہ برپا ہو گیا۔ موم کا سا دل رکھنے والے لوگ بھی سنگدل ہو گئے اور ستم ڈھانے لگے۔

9. فرصت کہاں کے یاد کا ملبہ کریدتے
کچھ لوگ آندھیوں میں گرے اور سنبھل گئے

جواب:- شاعر حمید الماس اس شعر میں کہتے ہیں۔ یادوں کے ملبے میں ہمیں فرصت ہی کہاں تھی کی تلاش کر پاتے۔ ایسے بھی کچھ لوگ آندھیوں میں بھی گر کر سنبھل جاتے ہیں۔

(ح) ان الفاظ اضداد لکھیے۔

شہر × گاؤں	نرم × سخت	قصور × بے قصور	رفاقت × رقابت	نور × ظلمت

غزل4 (خلیلؔ مامون)

(الف) ایک جملے میں جواب دیجیے۔

1. بہت زیادہ قرب کا انجام کیا ہوا؟

جواب:- بہت زیادہ قرب کا انجام اپنے آپ کو دوری ہے۔

2. کس چیز سے شاعر تنگ آچکا ہے؟

جواب:- شاعر خیال لفظ اور خواب سے تنگ آچکا ہے۔

3. قدموں کو بہلانے کی خاطر کونسا بہانہ بنایا گیا ہے؟

جواب:- قدموں کو بہلانے کی خاطر راہ گذر کی موجودگی کا بہانہ بنایا گیا ہے۔

4. شاعر کی آنکھوں میں آنسو کیوں نہیں ہیں؟

جواب:- شاعر کی آنکھوں میں آنسو نفسِ غم کی وجہ سے نہیں ہیں۔

5. نور بن کر بہنے کا حق شاعر کو کب ملا؟

جواب:- نور بن کر برسنے کا حق شاعر کو زخموں کے آسمان میں لہرانے سے ملا۔

(ب) مختصر جواب لکھیے۔

6. شاعر کو آکتاہٹ کا اندازہ کیسے ہوا؟

جواب:- شاعر کو آکتاہٹ کا اندازہ زندہ دل کے بالکل پاس آکر بچھڑ جانے سے ہوا۔

7. منزلِ وفا سے متعلق کونسی بات طے ہے؟

جواب:- منزلِ وفا سے متعلق شاعر وفا کی راہوں میں فریب اور بے وفائی سہنے کی بات سے طے پائی ہے۔

8. طویل خاموشی کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

جواب:- طویل خاموشی کی وجہ امید کے ساتھ الفاظ بتانا خیالات کا اظہار کرنا اور جھوٹے خواب دیکھنا ہے۔

9. نفسِ غم کا پتا سے کیا مراد ہے؟

جواب:- نفسِ غم سے مراد غم کی حقیقت کا نشان ہے۔

(ج) درج ذیل اشعار کی تشریح اپنے الفاظ میں کیجئے۔

10. آتی نہیں ہے راس ہمیں منزلِ وفا
اس راہ میں فریب بہت کھا چکے ہیں ہم

جواب:- شاعر خلیلؔ مامون اس شعر میں کہتے ہیں۔ لگتا ہے ہماری قسمت میں وفا نہیں ہے۔ جن لوگوں سے ہم نے وفا کی اس کے بدلے میں ہمیں ہمیشہ بے وفائی ملی۔

11. منزل نہیں کوئی نہ سہی رہ گذر تو ہے

پہلے بھی اپنے قدموں کو بہلا چکے ہیں ہم

جواب:- شاعر خلیل آس شعر میں کہہ رہے ہیں۔ منزل متعین نہیں ہے مگر راہ گذر تو ہے ہی اور اسی طرح اپنے آپ کو بہلا چکے ہیں۔

رباعیات

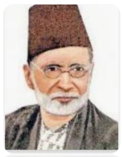

شادؔ عظیم آبادی،

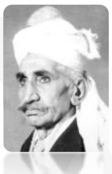

تلوک چند محرومؔ

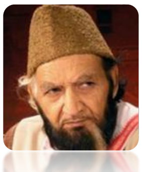

بیکلؔ آتساہی

اعجازؔ حسینی

(الف) ایک جملے میں جواب دیجئے۔

1. زمانے کی گردش کا کیا مطلب ہے؟

جواب:- زمانے کی گردش کا مطلب دن اور رات کا آنا جانا ہے۔

2. مذہب کی زبان پر کونسا پیغام ہوتا ہے؟

جواب:- مذہب کی زبان پر نیکی کا پیغام ہوتا ہے۔

3. افلاس کی آنکھوں سے آنسو کب چھلکتے ہیں؟

جواب:- افلاس کی آنکھوں سے عید کے تذکرے سے آنسو چھلکتے ہیں۔

(ب) دو یا تین جملوں میں جواب دیجئے۔

4. شادؔ عظیم آبادی نے رباعی میں کونسی حقیقت بیان کی ہے؟

جواب:- شادؔ عظیم آبادی نے اپنی رباعی میں اس حقیقت کو بیان کر رہے ہیں۔ کہ دنیا ازل سے ابد تک قائم و دائم رہنے والی ہے کسی کے ہونے یا نہ ہونے سے دنیا کا نظام رکنے والا نہیں۔

5. تلوک چند محرومؔ نے اپنی رباعی میں کس بات کا پیغام دیا ہے؟

جواب:- تلوک چند محروم اپنی رباعی میں بیان کرتے ہیں تمام مذاہب نیکی کا پیغام، نیک کام کرنے کی تلقین اور سچائی کا پیغام دیتے ہیں۔ ہر مذہب صلہ رحمی کا پیغام دیتا ہے۔ تو آخر مذہب کے نام پر یہ فتنہ اور فساد کیوں؟۔

6. غیروں پر احسان کی تیدحم کرنا کیوں درست نہیں؟

جواب:- غیروں پر احسان کی تذہین کرنا اس لئے درست نہیں ہے۔ کیونکہ تقدیر خود اسی بات کی تائید کر رہی ہے۔

7. اعجازؔ احسنی نے سماج کی کس برائی کی جانب اشارہ کیا ہے؟

جواب:- اعجازؔ احسنی نے سماج میں جہیز کی لعنت، اور آئے دن داماد کی فرمائش کی برائی کی جانب اشارہ کیا ہے۔

درسی کتاب میں موجود اردو قواعد

قواعدِ نثر

جملہ:- الفاظ کا وہ مجموعہ جس سے پوری بات سمجھ میں آئے اس کو جملہ کہتے ہیں۔

صورت کے اعتبار سے جملے کی دو قسمیں ہیں۔ 1) مفرد جملہ 2) مرکب جملہ

مفرد جملہ :- وہ جملہ جس میں ایک ہی مسند اور مسند الیہ ہو۔

جیسے:- 1) رات گزری۔ 2) اللہ ایک ہے۔

مفرد جملہ کے قسمیں دو ہیں۔ 1) جملہ ٔاسمیہ 2) جملہ ٔفعلیہ

جملہ ٔاسمیہ :- ایسا جملہ جس میں مسند الیہ اور مسند دونوں اسم ہوں۔ جملہ اسمیہ کہلاتا ہے۔

جیسے:- 1) بدایوں خدامت پسند شہر ہے۔ 2) اکبر بادشاہ تھا۔

جملہ ٔفعلیہ :- وہ جملہ جس میں مسند الیہ اسم اور مسند فعل وہ جملہ ٔفعلیہ کہلاتا ہے۔ یا جس جملہ میں فعلِ لازم یا فعلِ متعدی ہو وہ جملہ ٔفعلیہ کہلاتا ہے۔ جیسے:- 1) اکبر لکھ رہا ہے۔ 2) بچوں نے ان کی پوٹلی کھولی۔

فعل لازم :- وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پورا مطلب ادا کرے اور مفعول کی ضرورت نہ رہے۔

مثلاً:- 1) بلی بیٹھی ہے۔ 2) بچہ روتا ہے۔

فعل متعدی :- وہ فعل ہے۔ جس کے لئے فاعل کے علاوہ مفعول کی ضرورت پڑے۔

مثلاً:- 1) شیر نے کتے کو مارا۔ 2) میں نے دو گاڑیاں خریدیں۔

معنی کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ 1) جملہ ٔخبریہ 2) جملہ ٔانشائیہ

جملہ ٔخبریہ :- کسی واقعے، کیفیت یا صورت حال کی خبر دینے والے جملہ کو جملہ ٔخبریہ کہتے ہیں۔

مثلاً:- 1) نہرو نے احمد نگر کی اسیری کے دوران مولانا آزاد سے اردو سیکھی۔

جملہ ٔانشائیہ :- وہ جملہ جس میں کہنے والے کے خیال اور اس کی خواہش یا جذبے کا اظہار ہو۔ اس کو جملہ ٔانشائیہ کسے کہتے ہیں۔

مثلاً:- جملہ ٔانشائیہ کی قسمیں مع مثالیں۔

1. **امر:-** جو سزا دی جا سکتی ہے بلا تامل دے دو۔
2. **نہی:-** میں موجودہ حکومت کو جائز تسلیم نہیں کرتا۔
3. **ندا:-** اے خدا! ہمیں صراط مستقیم پر چلا۔
4. **استفہام:-** یہ نہ کہوں تو اور کیا کہوں۔
5. **تحسین:-** ماشاءاللہ! ہمارا ملک سائنسی ترقی میں پیچھے نہیں رہا۔
6. **تعجب:-** وہی جنگ آزادی میں ہم نے بہت کچھ کھویا۔
7. **تاسف:-** ہائے! یہ بربادی کا منظر دیکھے نہیں جاتے۔
8. **تمنا:-** کاش آج ہمارے میں کوئی آزاد جیسا دلیر رہنما ہوتا۔
9. **تنبیہ:-** ہوشیار آگے کا راستے پر خطرہ ہے۔

10. شرط:- اگر ہمارے بزرگ قربانی نہ دیتے تو ملک آزاد نہ ہوتا۔

11. عرض:- مہربانی فرماکر مجھے اس عذاب سے نجات دلائے۔

12. قسم:- واللہ میں نے ان کی پیشانی پر کبھی بل نہیں دیکھے۔

مرکب جملہ :- مرکب جملہ وہ جملہ ہے۔ جو دو یا دو سے زیادہ مفرد جملوں سے بنا ہو۔

مرکب جملے کی قسمیں:- 1) مرکب مطلق 2) مرکب ملتف

مرکب مطلق:- دو مفرد جملے جن کو علاحدہ پڑھنے سے ان کے معنی اور مفہوم کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ دونوں جملوں کو عرفِ عطف "اور" سے جوڑا جاتا ہے. ایسے جملے کو مرکب مطلق جملہ کہتے ہیں۔

مثلاً:-شاہد نے ٹکٹ خریدا اور بس میں سوار ہوا۔

مرکب مطلق جملے کی چار قسمیں ہیں۔ 1) وصلی 2) تردیدی 3) استدراکی 4) سببی

جملہ وصلی :- ایسا جملہ جس کے درمیان حرفِ عطف ہوتا ہے۔ اور جملے کے دونوں اجزاء ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

مثلاً:- پرنسپل نے ساری زندگی تاریخ پڑھی اور پڑھائی تھی۔

جملہ تردیدی :- ایسا جملہ جس کا ایک جز دوسرے جز کی ضد ہو اور درمیان میں حرف تردید یعنی "ورنہ" کا استعمال کیا جائے تو وہ جملہ تردیدی کہلاتا ہے۔ مثلاً:- سمجھ کر پڑھا کرو ورنہ فیل ہو جاؤ گے۔

جملہ استدراکی :- ایسا مرکب جملہ جس کے دو حصّے ہوں اور معنی کے اعتبار سے دوسرا حصّہ ہے پہلے حصّے کے خلاف ہو یا اسے محدود کرے یا پھر اس کی توسیع کرے۔ اسکو جملہ استدراکی کہتے ہیں۔ مثلاً:- یہ عمارت قدیم ہی نہیں بلکہ مضبوط بھی ہے۔

جملہ سببی :- ایسا مرکب جملہ جس کے دو حصے میں سبب، وجہ، اور نتیجے کا ذکر ہو۔ اس کو جملہ سببی کہتے ہیں۔

مثلاً:- اس کی بات تو ٹھیک ہے مگر رویہ غلط ہے۔

مرکب ملتف :- ایسا جملہ جسکا ایک جز اصلی اور دوسرا اس کے تابع ہوتا ہے۔ جب تک تابع جملہ پڑھا نہیں جاتا اصلی جملے کا مطلب واضح نہیں ہوتا۔ یہ جملہ ملتف کہلاتا ہے۔ مثلاً:- آپ جو کتاب ڈھونڈ رہے تھے وہ میز پر ہے۔

مضمون کی تعریف :- مضمون ایک ایسی تحریر ہے۔ جسمیں کسی موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہار خیال کیا جاتا ہے۔

مضمون کے تین اہم جز ہوتے ہیں۔

تمہید:-یہ حصّہ مضمون کا تعارف ہوتا ہے.

نفس مضمون:-یہ مضمون کی ریڑھ کی ہڈی ہوتا ہے۔

خاتمہ:-یہ مضمون کا آخری حصہ ہوتا ہے اس میں مضمون کا لب ولباب پیش کیا جاتا ہے۔

قواعدِ نظم

علم عروض :- شاعری میں اوزان اور ان کا علم ہی علمِ عروض کہلاتا ہے۔یعنی علم عروض وہ علم ہے۔ جس کے ذریعے شعر کے وزن یا ارکان کی تکرار معلوم کی جاتی ہے۔

ارکان :- وہ مقررہ الفاظ جن سے بحر بنتی ہے۔ اسکو ارکان کہتے ہیں۔

بحر:- ارکان کی تکرار سے جب کوئی وزن پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کو بحر کہتے ہیں۔

صنعتیں

1) تشبیہ 2) تلمیح 3) صنعتِ تضاد یا طباق 4) صنعتِ تکرار 5) صنعتِ تجنیس 6) صنعتِ استعارہ

تشبیہ :- کسی دو الگ چیزوں کو ان کی مشترکہ صفت کی بنا پر ایک دوسرے کی مثال دی جاتی ہے تو اسے تشبیہ کہتے ہیں۔

تشبیہ کے لیے جیسا، ایسا، جیسے، ایسے، مانند، طرح کے حرف تشبیہ استعمال کئے جاتے ہیں۔

تشبیہ کے پانچ ارکان ہیں۔ (1) مشبہ 2) مشبہ بہ 3) وجہ تشبیہ 4) غرض تشبیہ 5) حرف تشبیہ

تلمیح:- شعر میں کسی واقعہ، قصہ یا کسی مذہبی روایت کی طرف اشارہ کرنے کو "صنعت تلمیح" کہتے ہیں۔

مثلاً:- ابنِ مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

صنعتِ تضاد یا طباق :- شعر میں متضاد الفاظ کے استعمال کو صنعتِ تضاد یا طباق کہتے ہیں۔

مثلاً:- بچ حسنِ تعین سے ظاہر ہو کہ باطن ہو
یہ قید نظر کی ہے، وہ فکر کا زنداں ہے

صنعتِ تکرار :- شعر میں ایک ہی لفظ کو دہرایا جاتا ہے۔ اس کو صنعتِ تکرار یا تکریر کہتے ہیں۔

مثلاً:- اصغر سے ملے لیکن اصغر کو نہیں دیکھا
اشعار میں سنتے ہیں کچھ کچھ وہ نمایاں ہے

صنعتِ تجنیس :- شعر میں دو لفظوں کا استعمال ہوتا ہے۔ وہ تلفظ میں مشابہ اور معنی مختلف ہوتے ہیں۔ اس کو صنعتِ تجنیس کہتے ہیں۔

مثلاً:- کیا کیا خضر نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی

صنعتِ استعارہ:- استعارہ لفظ مستعار سے بنا ہوا ہے۔ جسکے معنی ادھار لینے کے ہیں۔ لیکن اصطلاح میں کسی لفظ کو اس کے اصلی معنی کے علاوہ کسی دوسرے معنی میں استعمال کرنے اور دونوں میں تشبیہ کا تعلق ہو اسکو استعارہ کہتے ہیں۔

مثلاً:- 1) میرا شیر آ گیا، 2) میرا چاند۔

حمد:- جس نظم میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی جاتی ہے اس کو ہم حمد کہتے ہیں۔

- حمد عموماً کی غزل کی ہیئت میں لکھی جاتی ہے۔

- اکثر شعرا اپنے کلام کی ابتدا حمد سے کرتے ہیں۔

نعت:- جس نظم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور شخصیت کی تعریف و توصیف بیان کی جائے اس کو نعت کہتے ہیں۔

غزل:- غزل کے لغوی معنی عورتوں سے بات کرنے کے ہے۔ لیکن شاعری کی اصطلاح میں غزل اس منظوم کلام کو کہتے ہیں۔ جس کا ہر شعر اپنے معنی کے اعتبار سے الگ الگ اور مکمل بھی ہو۔

- غزل فارسی زبان کی دین ہے۔
- اردو زبان کی مقبول ترین صنف غزل ہے۔
- مطلع:- غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔ جس کے دونوں مصرعوں میں ردیف و قافیہ کا استعمال لازمی ہوتا ہے۔
- حسنِ مطلع:- غزل کا دوسرا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ و ردیف ہوتے ہیں۔
- بیت الغزل:- غزل کے سب سے اچھے شعر کو کہتے ہیں۔
- مقطع:- غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص بیان کرتا ہے۔
- غزل کے لئے لازم و ملزوم موضوع عشقیہ ہے۔

رباعی:- رباعی لفظ "ربع" سے مشتق ہے۔ جس کے معنی چار کے ہیں۔ رباعی کو دوبیتی بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں دوبیت یعنی دو شعر ہوتے ہیں۔ اصطلاح شاعری میں رباعی چار مصرعوں والی نظم کو کہتے ہیں۔

- رباعی کا پہلا دوسرا اور چوتھا مصرعہ ردیف و ہم قافیہ ہوتا ہے۔
- رباعی کا تیسرا مصرعہ آزاد ہوتا ہے۔
- رباعی کا چوتھا مصرعہ حاصل کلام ہوتا ہے۔

مرثیہ :- مرثیہ لیکن وہ نظم جس میں مردہ لوگوں کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

- مرثیہ کے دو حصے میں ہیں۔ کربلائی اور شخصی مرثیہ۔

قصیدہ:- وہ نظم جس میں زندہ لوگوں کی تعریف بیان کی جائے۔

تعلیمِ نسواں کی اہمیت

ہر زمانے کی اپنی تہذیب و تمدن قدریں، انداز فکر، نظام تعلیم اور معیار زندگی ہوتا ہے۔ جن میں بدلتے ہوئے حالات اور ضروریات زندگی کی تعلیم نسواں کے سلسلے میں بھی پائی جاتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت دونوں پر فرض ہے۔ جس طرح علم حاصل کرنا مردوں کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے۔

ماں کا گود بچے کا پہلا مدرسہ ہے۔ جب ماں ہی تعلیم سے نا آشنا ہوں تو اس کی گود میں پرورش پانے والے بچے کی تربیت کیا خاک ہو پائے گی! آج کی لڑکی کل ماں بنتی ہیں. اس لئے ہمیں چاہئے کہ جہاں ہم لڑکے کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے ٹھیک اسی طرح ہم لڑکیوں

کو بھی زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کی فکر کریں۔ دراصل بات یہ ہے کہ اعلی تعلیم دینے سے لڑکیوں کی ذہنی، اخلاقی اور سماجی تربیت ہوتی ہے۔ جس سے وہ ملک کی اچھی شہری، بھائی کے لیے اچھی بہن والدین کے لیے اچھی بیٹی اور شوہر کے لئے اچھی بیوی بن سکتی ہے۔

اسلام نے مرد اور عورت دونوں کے لئے تعلیم کو لازمی قرار دیا ہے۔ تاکہ انسان اچھے برے کی تمیز کر سکے۔ با اصول زندگی گزارنے کا طریقے سکے اور سب سے بڑھ کر خدا کو پہچان سکے۔ آج وقت تقاضا اور زندگی کی ضرورت ہے کہ ہر لڑکی تعلیم حاصل کرکے معاشرے کی بدحالی، معاشی تنگی، توہم پرستی اور جہیز کی لعنت وغیرہ سے خود چھٹکارا پایئے اور سماج کو بھی چھٹکارا دلائے۔

بڑھتی ہوئی مہنگائی

زندگی میں جہاں عیش و عشرت رنگ رلیوں اور خوشیوں کی بہار ہے وہی زندگی متعدد قسم کی الجھنوں اور مسائل سے بھی دوچار ہے۔ مثلاً خوراک کا مسئلہ، بڑھتی ہوئی آبادی کا مسئلہ، بے روزگاری کا مسئلہ، وغیرہ انہیں میں کمر توڑ مہنگائی نے بھی ناک میں دم کرر کھا ہے ہر چیز کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ مہنگائی ہے کہ آسمان چھورہی ہے۔

مہنگائی کے بوجھ سے صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا پریشان ہے۔ لیکن ترقی یافتہ ممالک کو مہنگائی کا احساس اس لیے نہیں ہوتا کہ وہاں غربت اور ناداری نہیں ہے۔ اس لئے ملک کے لوگ امیر اور دولتمند ہیں۔ انکی آمدنی اخراجات سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کے برعکس ہندوستان ایک غریب ملک ہے۔ یہاں تک کہ کس یومیہ آمدنی اوسط دنیا کے سب ہی ملکوں سے سے کم ہے۔ ہمارے ملک کی 50 فیصد آبادی ایسی ہے۔ جن کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا۔

یوں تو مہنگائی ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ لیکن ہندوستان میں مہنگائی کا مسئلہ دنیا کے دیگر ملکوں سے زیادہ تشویشناک ہے۔ ہندوستان میں جس رفتار سے قیمتوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انسان زندگی ہے انسان کا زندگی پیچھے کی طرف لوٹ رہی ہے۔ انسان کا ذہنی سکون مہنگائی نے ختم کردیا ہے۔ مہنگائی پر قابو پانی کے لیے حکومت کو سختی سے کام لینا چاہیئے۔ ذخیرہ اندوزی، بلیک مارکیٹنگ، اور بے ایمانی کرنے والوں کو عوام کے سامنے عبرت ناک سزا دینی چاہیئے۔ ایک طرف مہنگائی سے حکومت کے ترقیاتی منصوبے متاثر ہوتے ہیں۔ تو دوسری طرف عوام میں بے اطمینانی، حکومت سے بدظنی، بغاوت اور تخریب کاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ شدید ضرورت ہے کہ عوام اور حکومت دونوں ہی اپنی اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے ایمانداری کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دیں ورنہ اس لعنت سے چھٹکارہ پانا آسان نہیں ہے۔

والد کے نام خط لکھیے جس میں اپنے تعلیمی مصروفیات کا ذکر ہو۔

از:- کندور ہونّالی تعلق

مورخہ 2021-10-9

محترم والد صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الحمدللہ آپ کی دعا سے عافیت سے ہوں۔ دیگر عرض یہ ہے کہ میرے امتحانات بہت قریب ہیں۔ تمام اساتذہ بہترین انداز میں پڑھا رہے ہیں۔ میں امتیازی درجے میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ رات میں دیر تک پڑھائی کرتا ہوں۔

آپ میرے لئے دعا کریں کہ میرے اس نیک خواب کو اللہ تعالی پورا کرے۔ بس اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔

فقط

والسلام / آپ کا نور نظر

عبدالمعید

اپنے میر مدرس کے نام خط لکھیے جس میں دو دن کی چھٹی کی درخواست کی گئی ہو۔

منجانب:-

محمد خضر حیات

دسویں جماعت

بخدمت:-

میر مدرس

گورنمنٹ اردو ہائی اسکول کندور

ہونالی تعلق، داونگیرہ ضلع

مدعا:- "دو دن کی چھٹی کی درخواست"

قابل احترام میر مدرس صاحب السلام علیکم

دیگر عرض یہ ہے۔ کہ میں دسویں جماعت میں زیر تعلیم ہوں۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں کچھ ضروری کام کی وجہ سے دوسرے گاؤں جارہاہوں۔ اس لئے میں دو دن اسکول نہیں آسکوں گا لہٰذا مجھے مورخہ 2021-10-25 اور 2021 -10-26 کے دنوں کی چھٹی منظور کریں۔ عین نوازش ہوگی۔

آپ کا شاگرد

محمد خضر حیات